تنظیم اسلامی کا ترجمان

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

13

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

www.tanzeem.org

مسلسل اشاعت کا
31واں سال

25 شعبان تا 2 رمضان المبارک 1443ھ / 29 مارچ تا 4 اپریل 2022ء

روزہ اور تقویٰ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا' تا کہ تم میں تقویٰ پیدا ہو جائے۔'' (البقرہ: 183)...... گویا روزے کی مصلحت اور مدعا تقویٰ ہے۔ تقویٰ کے معنی اور مفہوم کو جان لینے سے یہ مصلحت اور حکم بڑی آسانی سے سمجھ میں آ جائے گا۔ ''تقویٰ'' کے معنی ہیں ''بچنا''۔ قرآن مجید نے اس میں اصطلاحی مفاہیم پیدا کیے' یعنی اللہ کے احکام کو توڑنے سے بچنا' حرام سے بچنا' معصیت سے بچنا' یہ تقویٰ ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے نفس کے بہت سے تقاضے ہیں مثلاً' پیٹ کھانے کو مانگتا ہے۔ فرض کیجیے کہ کوئی حلال چیز کھانے کو نہیں ہے تو ایسے میں اگر کوئی مسلمان اس بھوک کے ہاتھوں مجبور ہو جائے تو حرام میں منہ مار بیٹھے گا۔ لہٰذا اس میں یہ عادت ڈالی جائے تا کہ آخری حد تک بھوک پر قابو پانے میں کامیاب رہے۔ اسی طرح پیاس کو کنٹرول میں لائے' شہوت کو کنٹرول میں رکھے۔ ساتھ ہی اُسے نفس کی اُن خواہشات پر قابو پانے کی مشق حاصل ہو' جو دین کے منافی ہوں۔ لہٰذا طلوعِ فجر سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور تعلقِ زن و شو سے کنارہ کش ہونے کی جو مشق کرائی جاتی ہے' اس کا مقصد ہے ضبطِ نفس' تا کہ ایک بندۂ مؤمن کو اپنے نفس کے منہ زور گھوڑے کے تقاضوں پر قابو پانے اور کنٹرول میں رکھنے کی مشق ہو جائے اور عادت پیدا ہو جائے...... اب سوچیے کہ اگر آپ پورے تیس دن ایک مقررہ وقت سے لے کر دوسرے مقررہ وقت تک اللہ کی حلال کردہ چیزیں اس لیے استعمال نہیں کر رہے کہ اللہ نے اس کی اجازت نہیں دی' تو اس سے آپ کے اندر ایک مضبوط قوتِ ارادی کے ساتھ یہ استطاعت اور استعداد پیدا ہونی چاہیے کہ بقیہ گیارہ مہینوں میں اللہ کی حرام کردہ چیزوں اور منکرات سے بچ سکیں اور تقویٰ کی روش پر مستقیم رہیں۔ لہٰذا پورے رمضان کے روزے دراصل تقویٰ کی مشق ہے۔ صوم کی فرضیت کے ساتھ ''لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ'' ایک چھوٹا سا فقرہ ہے' لیکن غور و تدبر کیا جائے تو یہ دو لفظی جملہ بڑا ہی پیارا' نہایت عجیب اور بڑی جامعیت کا حامل ہے۔ اس کے اندر روزے کی ساری ظاہری و باطنی اور انفرادی و اجتماعی فضیلتیں آ گئیں۔ اور یہ بات روزِ روشن کی طرح مبرہن ہو گئی کہ روزے کا مقصود حصولِ تقویٰ ہے۔

عظمت صیام و قیام رمضان
ڈاکٹر اسرار احمدؒ

اس شمارے میں

پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (20)
پاکستان کا معاشرہ

تین گروہوں کا انجام

بھارت کا میزائل حملہ: اتفاق یا کچھ اور؟

رمضان: کراپنی رات کو....

رمضان المبارک کا استقبال اور...

روزہ کے احکام

گناہ پر ندامت نیک بندوں کی صفت

الھدیٰ 979 ڈاکٹر اسرار احمدؒ

سُورۃُ الفُرقان | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیات: 69 ، 70

یُّضٰعَفۡ لَہُ الۡعَذَابُ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَ یَخۡلُدۡ فِیۡہٖ مُہَانًا ﴿۶۹﴾ اِلَّا مَنۡ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمۡ حَسَنٰتٍ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۷۰﴾

آیت ۶۹ ﴿یُّضٰعَفۡ لَہُ الۡعَذَابُ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَ یَخۡلُدۡ فِیۡہٖ مُہَانًا ﴿۶۹﴾﴾ ”قیامت کے دن اُس کا عذاب دوگنا کر دیا جائے گا اور وہ اس میں رہے گا ہمیشہ ہمیش ذلیل ہو کر۔“

یہ آیت اس اعتبار سے بہت اہم ہے کہ اس سے قیامت کے دن سے پہلے کا عذاب ثابت ہوتا ہے‘ یعنی جو عذاب اس شخص کو اس سے پہلے دیا جا رہا ہو گا قیامت کے دن اس عذاب کو دوگنا کر دیا جائے گا۔ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ قبر جہنّم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے یا جنّت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔ اور یہ کہ قبر میں یا تو جنّت کی ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے جہاں سے ٹھنڈی ہوا اور خوشبو آتی ہے‘ یا پھر دوزخ کی کھڑکی کھول دی جاتی ہے جس سے آگ کی لپٹ اور لو آتی ہے۔

آیت ۷۰ ﴿اِلَّا مَنۡ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا﴾ ”سوائے اُس کے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اُس نے نیک عمل کیے“

گویا جو شخص اس طرح کے کبیرہ گناہوں میں ملوث ہوتا ہے اگرچہ قانوناً اس کا شمار کافروں میں نہیں ہوتا مگر حقیقی ایمان اس کے دل سے نکل جاتا ہے۔ اس لیے یہاں توبہ کے بعد ایمان کی شرط بھی رکھی گئی ہے۔ چنانچہ ایسے شخص کی توبہ دراصل ازسرِنو ایمان لانے کے مترادف ہے۔ بہرحال اگر اس نے موت کے آثار نظر آنے سے پہلے پہلے (مَالَمۡ یُغَرۡغِرۡ) توبہ کر لی تو اس کو عذاب سے استثنا مل سکتا ہے۔

﴿فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمۡ حَسَنٰتٍ ؕ﴾ ”تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔“

اس کے دو معنی ہیں۔ ایک تو یہ کہ نامۂ اعمال میں جو برائیوں کا اندراج تھا وہ صاف کر دیا جائے گا اور اس کی جگہ نیکیوں کا اندراج ہو جائے گا۔ اور دوسرے یہ کہ توبہ کرنے سے انسان کے دامنِ اخلاق کے دھبے دُھل جاتے ہیں اور اس کا دامن صاف شفاف ہو جاتا ہے۔

﴿وَ کَانَ اللّٰہُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۷۰﴾﴾ ”اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔“

درس حدیث

روزہ چھوڑنے کا نقصان

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ : ((مَنۡ اَفۡطَرَ یَوۡمًا مِنۡ رَمَضَانَ مِنۡ غَیۡرِ رُخۡصَۃٍ وَلَا مَرَضٍ لَمۡ یَقۡضِ عَنۡہُ صَوۡمُ الدَّھۡرِ کُلِّہٖ وَاِنۡ صَامَہٗ)) (جامع ترمذی)

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو آدمی سفر وغیرہ کی شرعی رخصت کے بغیر اور بیماری (جیسے کسی عذر) کے بغیر رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دے وہ اگر اس کے بجائے عمر بھر بھی روزے رکھے تو جو چیز فوت ہوگئی وہ پوری ادا نہیں ہو سکتی۔“

تشریح: حدیث کا مدعا اور مطلب یہ ہے کہ شرعی عذر اور رخصت کے بغیر رمضان کا ایک روزہ دانستہ چھوڑنے سے رمضان مبارک کی خاص برکتوں اور اللہ تعالیٰ کی خاص الخاص رحمتوں سے جو محرومی ہوتی ہے، عمر بھر نفل روزے رکھنے سے بھی اس محرومی اور خسران کی تلافی نہیں ہو سکتی، اگرچہ ایک روزے کی قانونی قضا ایک ہی دن کا روزہ ہے، لیکن اس سے وہ ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا جو روزہ چھوڑنے سے کھو گیا...... پس جو لوگ بے پروائی کے ساتھ رمضان کے روزے چھوڑتے ہیں وہ سوچیں کہ اپنے آپ کو وہ کتنا نقصان پہنچاتے ہیں۔

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان، نظامِ خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
25 شعبان تا 2 رمضان 1443ھ جلد 31
29 مارچ تا 4 اپریل 2022ء شمارہ 13

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون: فریداللہ مروت
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
''دارالاسلام'' ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
publications@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک...... 800 روپے
بیرون پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (10800 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ
ایوب بیگ مرزا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (قسط:20)
پاکستان کا معاشرہ

خالق کائنات خود یا اُس کی مخلوق میں سے کوئی جب لفظ انسان استعمال کرتا ہے تو اُس کی مراد مرد اور عورت دونوں ہوتے ہیں۔ البتہ ترجیح اور فضیلت مرد کو حاصل ہے ترجیح یوں کہ مرد کو پہلے پیدا کیا گیا اور فضیلت یوں کہ اللہ نے آدم علیہ السلام میں اپنی روح پھونکنے کے بعد فرشتوں کو آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ اُس وقت تک ظاہری اور جسمانی طور پر عورت کا کوئی وجود نہیں تھا۔ یہ ترجیح اور فضیلت ظاہر کرنے کے فوری بعد عورت کو بھی آگے لایا گیا۔ شجرِ ممنوعہ کا پھل کھانے کی خطا پر اُنہیں دنیا میں اتار دیا گیا۔ جہاں آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کے ملاپ سے انسانیت کا آغاز ہوا۔ گویا حضرت آدم علیہ السلام اگر انسانوں کے باپ ہیں تو حوا علیہا السلام انسانوں کی ماں ہیں۔ اس لحاظ سے یہ مقدس جوڑا انتہائی قدر و منزلت کا متقاضی ہے۔ لیکن گزرے وقتوں میں جب انبیاء اور رُسل علیہم السلام کی تعلیمات کو مسخ کیا گیا تو مردوں نے عورت کو انتہائی ڈی گریڈ کیا، یعنی اُسے اُس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ اُونچے مقام سے گرا دیا۔ یہ اُس وقت کی موجود دنیا میں ہر جگہ ہوا۔ بچی کی پیدائش پر باپ اپنے ماحول اور معاشرے سے یوں منہ چھپاتا پھرتا تھا جیسے اُس سے گناہ کبیرہ کا ارتکاب ہو گیا ہے۔ جزیرہ نمائے عرب میں دور جہالت میں بچیوں کو زندہ درگور کرنے جیسے انتہائی ظالمانہ فعل کی نوبت بھی آجاتی اور مغرب میں چند صدیاں پہلے تک عورت نفرت کا استعارہ تھی۔ انگریزی زبان کے لفظ Woman سے مراد یہ لیا جاتا تھا کہ عورت man کی wo یعنی غلام ہے۔ 1500 سال پہلے تک دنیا میں عورت کی حالت یہ تھی کہ وہ مرد کے پاؤں کی جوتی تھی اور ظلم و ستم کا شکار رہتی تھی یا زیادہ سے زیادہ اُسے اس لیے برداشت کرلیا جاتا تھا کہ وہ مرد کی ضرورت تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ کی دنیا پر رحمت خصوصی نازل ہوئی اور اُس نے اپنے آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری اور حتمی کتاب دے کر دنیا میں بھیجا اور اسے دین اسلام کا نام دیا جس کا کیچ ورڈ عدل ہے۔ اس دین نے انقلاب برپا کر دیا۔ انسانوں کی انفرادی زندگی میں ہمالائی تبدیلی آگئی اور اجتماعی زندگی کے تینوں گوشوں میں ایسا نظام کارفرما کیا کہ آغاز میں جزیرہ نمائے عرب اور بعدازاں معلوم دنیا کا بہت بڑا حصہ جنت نظیر بن گیا۔ اہم ترین اور کلیدی تبدیلی معاشرتی نظام میں آئی۔ گھریلو زندگی میں ایک طرف مرد کو قوام قرار دیا۔ آپ یہ کہہ سکتے ہیں یہ مرد کی قانونی حیثیت ہے اس لیے کہ گھر ایک یونٹ ہے، ایک ادارہ ہے اور ہر ادارے کا ایک ہی سربراہ ہوسکتا ہے۔ کوئی ادارہ نہ بغیر سربراہ کے چل سکتا ہے اور نہ ہی ایک سے زائد سربراہوں کا متحمل ہوسکتا ہے وگرنہ ادارہ انتشار اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔

دوسری طرف عورت کو اخلاقی سطح پر ایسا اعلیٰ اور ارفع مقام دیا کہ مرد کو بھی سر اُٹھا کر دیکھنا پڑتا ہے۔ عورت کو نبی یا رسول نہیں بنایا لیکن آدم علیہ السلام کے سوا ہر نبی اور رسول کو عورت نے ہی جنم دیا۔ عزت، خدمت اور احترام کے حوالے سے ماں کا درجہ باپ پر تین گُنا زیادہ بتایا گیا۔ پھر یہ کہ وراثت میں اگر مرد کا حصہ عورت کے حصہ سے دگنا ہے تو عورت اپنے مرد باپ کی وراثت میں بھی حصہ دار ہے اور شوہر کی وراثت

میں بھی حصہ دار ہے۔ قصہ کوتاہ مرد اور عورت کے مابین ہر حال میں جو عدل اور توازن دینِ اسلام میں ہے وہ بے نظیر اور لاجواب ہے۔ اس سے ایک انچ آگے یا پیچھے ہونا ظلم ہے، انتشار ہے اور معاشرے کی تباہی و بربادی کا باعث ہے۔ مغرب کو جب دنیا میں بالادستی حاصل ہوئی تو اُس نے اس فطری اور عادلانہ نظام میں مداخلت کی جو مغرب کی سنگین غلطی تھی ایسی سنگین غلطی کہ سائنس اور ٹیکنالوجی میں حیرت انگیز ترقی اور فرد کی انفرادی زندگی میں آسائش اور سہولتوں کی فراوانی کے باوجود انسانی زندگی عذاب بن چکی ہے۔ Sleeping Pills کے بغیر سویا نہیں جاتا۔ ناکام شادیوں اور طلاقوں کی شرح اس قدر بڑھ چکی ہے کہ مغرب میں لوگ اب شادی کرنے سے انکاری ہیں۔ امریکہ کے سابق صدر کہتے تھے کہ آنے والے وقت میں امریکہ بغیر شادی کے پیدا ہونے والے افراد کا ملک ہوگا۔ مادی دولت سے بھری ہوئی اس دنیا میں خودکشیاں اس قدر بڑھ چکی ہیں کہ شمار کرنا مشکل ہوگیا ہے۔ یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ مغرب عورت کو پُرسکون گھر سے کھینچ کر بازار میں لے آیا ہے۔ مغرب نے عورت سے بہت بڑا دھوکہ کیا ہے۔ اُسے حقوق اور مساوی درجہ دینے کا فریب دے کر روزگار کمانے کی ذمہ داری اُس پر بھی ڈال دی ہے۔ نسوانی حسن کو اپنے کاروبار کی بڑھوتری کے لیے استعمال کرنا شروع کر دیا گیا۔ عورت کو اپنی پروڈکٹ پُرکشش بنانے کے لیے استعمال کیا اور دعویٰ یہ کیا کہ اس سے عورت کی ذاتی دولت اور وسائل میں اضافہ ہوگا جس سے اُس کی عزت اور احترام میں اضافہ ہوگا۔

بدقسمتی سے اکیسویں صدی کے آغاز میں پاکستان پر ایک فوجی طالع آزما جبراً مسلط ہوگیا۔ اس ناجائزہ حکمران کو مغرب خاص طور پر امریکہ کی سیاسی حمایت درکار تھی۔ پھر یہ کہ وہ خود ذہنی طور پر ایک عیاش بلکہ اوباش انسان تھا۔ اُس کے بہت سے سکینڈلز بعد ازاں سامنے آئے۔ اُس نے انٹرنیشنل میڈیا کو ایک انٹرویو دونوں ہاتھوں میں کتے کے پلے لے کر دیا۔ درحقیقت وہ مغرب کو اپنی روشن خیالی کا پیغام دے رہا تھا تاکہ اُس کی حکومت کو مستحکم کرنے میں مغرب اپنا رول ادا کرے۔ مشرف کے سیاہ دور میں بدنام زمانہ تحفظ نسواں بل جو کہ درحقیقت سیکولر اور لبرل دنیا کو خوش کرنے، ہمارے ملک کے مذہب بے زار طبقہ کی خواہشات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور پاکستان میں مغربیت کو فروغ دینے کی ایک مذموم کوشش تھی۔ یہ بل 15 نومبر 2006ء کو پارلیمان سے منظور کیا گیا جس پر تمام مکاتب فکر کے علماء نے پُرزور مذمت کرتے ہوئے اسے خلاف شریعت قرار دیا۔ تحفظ نسواں کے نام نہاد بل پر علماء و محققینِ اسلام کی بیش بہا قیمتی تحریریں صفحۂ قرطاس پر منتقل ہو چکی ہیں، جن سے قارئین استفادہ کر سکتے ہیں، تاکہ صحیح ادراک ہو سکے کہ مشرف کی سرپرستی میں اُس دور کے ابن الوقت سیاسی اتحادی، جن میں سے اکثریت آج بھی سیاسی میدان میں سرگرم عمل نظر آتے ہیں، اُنہوں نے پاکستان کے اسلامی معاشرتی نظام وطرزِ بود و باش اور خاندانی نظام پر کس قدر خطرناک حملے کیے۔ پھر یہ کہ مشرف اور اُس کے بعد کے ادوار میں مغربی اور مغرب زدہ قومی این جی اوز کو ہمارے معاشرتی نظام اور اسلامی ومشرقی اقدار سے کھلواڑ کرنے کی بے لگام آزادی دی گئی۔ وزارتِ داخلہ کی ایک رپورٹ کے مطابق 2018ء میں پاکستان میں 20 ہزار سے زائد این جی اوز کام کر رہی تھیں جن میں سے اکثریت بیرونی اور خاص طور پر مغربی ممالک اور اداروں کی امداد سے چل رہی تھیں۔ یہ داستان بھی ہماری ملکی تاریخ کا ایک سیاہ باب ہے۔ پاکستان میں ویلنٹائن ڈے، نیو ایئر نائٹ اور بسنت جیسے بیہودہ تہوار اگرچہ کم تر سطح پر مشرف کے برسر اقتدار آنے سے پہلے بھی منائے جاتے تھے لیکن مشرف نے حکومتی وسائل سے ان میں بے تحاشا اضافہ کر دیا۔ علاوہ ازیں مخلوط میراتھن دوڑ کا اضافہ کر کے رہی سہی کسر بھی نکال دی۔ یہ بات بڑی آسانی سے کہی جاسکتی ہے کہ مشرف دور میں پاکستانی معاشرہ پر عریانی، بے حیائی اور فحاشی کا زبردست حملہ کیا گیا اور یقیناً اُس کے بُرے اثرات معاشرے پر مرتب ہوئے خاص طور پر کالجوں اور یونیورسٹیوں میں انتہائی افسوسناک مناظر دیکھنے میں آئے۔ جنسی ہراسگی اور جنسی بے راہروی کے واقعات میں بے پناہ اضافہ ہوا۔ ٹیلی ویژن کی سکرین پر انتہائی ناشائستہ اور نازیبا مناظر سامنے آنا شروع ہوگئے سوشل میڈیا فحاشی اور بے حیائی کی تشہیر میں سب پر سبقت لے گیا گویا پاکستان کے معاشرتی نظام اور نظریہ پاکستان کی بنیاد اور جڑ پر ایٹمی حملہ کیا گیا لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ اگرچہ ہم اسلامی تہذیب سے بہت دور نکل چکے ہیں اور ہمیں اس خوفناک حملے سے بہت نقصان ہوا ہے۔ لیکن ہمارے معاشرے میں موجود اسلام کے مجاہد افراد اور تنظیم ابھی بھی مزاحمت کر رہے ہیں جس کے نتیجہ میں اسلامی تعلیمات حاصل کرنا، اسلامی اور مشرقی اقدار کو آگے بڑھانا صاف نظر آتا ہے لیکن اس مزاحمت کو کمک بلکہ تقویت پہنچانے کی اشد ضرورت ہے وگرنہ اس ابلیسی اور دجالی تہذیب کا مقابلہ کرنا بہت مشکل ہو جائے گا۔ مسلمانوں کو اس محاذ پر سود وزیاں سے لاتعلق ہو کر بے جگری سے لڑنا ہوگا۔ اسلام کا معاشرتی نظام ہمارے دفاع کی آخری لائن ہے ہم سیاسی اور معاشی محاذ پر پہلے ہی شکست کھا چکے ہیں۔ معاشرتی نظام کی حفاظت ہمارے لیے اتنی ضروری ہے کہ الفاظ میں بیان نہیں کی جاسکتی۔ ہمیں یہ جنگ محلوں، گلیوں اور گھروں کی سطح پر لڑنا ہوگی۔ عریانی اور بے حیائی ہی نہیں بے پردگی اور غیروں کے رسم ورواج کے خلاف بھی سیسہ پلائی ہوئی دیوار بننا ہوگا۔ یہ ہماری عزت وعفت کا مسئلہ ہے۔ یہ ہماری چادر اور چاردیواری کا مسئلہ ہے۔ یہ ہمارے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔

قارئین کرام داخلی مسائل کے حوالے سے اجتماعی زندگی کے تینوں گوشوں پر روشنی ڈالی جاچکی ہے۔ آئندہ پاکستان کے خارجی مسائل کے حوالے سے بات کا آغاز کریں گے۔ ان شاءاللہ!

(جاری ہے)

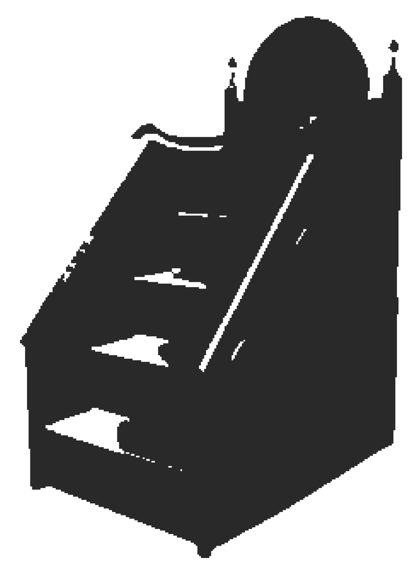

تین گروہوں کا انجام

(سورۃ الواقعہ کی آیات 83 تا 96 کی روشنی میں)

جامع مسجد شادمان ٹاؤن کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ ﷾ کے 11 مارچ 2022ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد!

قرآن مجید کے سلسلہ وار مطالعہ کے ضمن میں سورۃ الواقعہ کی آخری آیات ہمارے زیر مطالعہ ہیں۔ ان آیات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ موت کا ذکر فرما کر لوگوں کو ان کی بے بسی بتا رہا ہے۔ یعنی تمہارا یہ خیال ہے کہ تم پیدا ہو گئے، پھر تم مر جاؤ گے اور تم سے کوئی حساب کتاب نہیں ہو گا۔ تم یہ سمجھتے ہو کہ مرنے کے بعد دوبارہ کوئی زندگی نہیں۔ تمہاری یہ خام خیالی ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان تین گروہوں کے الگ الگ انجام کا ذکر فرمایا ہے جن کا بیان اس سورت کی ابتدا میں آیا تھا یعنی مقربین، دائیں ہاتھ والے اور بائیں ہاتھ والے۔ ارشاد ہوا:

﴿فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾﴾ ”تو کیوں نہیں جب جان حلق میں آ (کر پھنس) جاتی ہے۔“

﴿وَاَنْتُمْ حِیْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾﴾ ”اور تم اُس وقت دیکھ رہے ہوتے ہو۔“

تمہاری نگاہوں کے سامنے تمہارا کوئی اپنا ہی قریبی یا کوئی پیارا دم توڑ رہا ہوتا ہے اور تم بے بسی کی حالت میں اس کو دیکھ رہے ہوتے ہو لیکن کر کچھ نہیں سکتے، اُس کی سانسیں ختم ہو رہی ہوتی ہیں لیکن تم سانسیں ختم ہونے سے روک نہیں پاتے۔ ڈاکٹرز جواب دے جاتے ہیں، کتنا ہی پیسہ خرچ کر لیں، کتنا ہی علم اور ٹیکنالوجی ہمارے پاس کیوں نہ ہو لیکن ہم اپنے پیاروں کو مرنے سے بچا نہیں سکتے۔ جانے والا اپنے وقت پر جا کر رہے گا۔ یہ ہے انسان کی بے بسی۔ آگے فرمایا:

﴿وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾﴾ ”اور ہم تمہارے مقابلے میں اس سے قریب تر ہوتے ہیں لیکن تم دیکھ نہیں پاتے۔“

یہ خاص نزع کی کیفیت طاری ہوتی ہے جب روح نکالے جانے کا مرحلہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی سختی سے ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ یہ اس موقع کا خاص بیان اللہ نے فرمایا کہ ہم مرنے والے کے تم سے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ عموم کے اعتبار سے بھی اللہ تعالیٰ کا یہی معاملہ ہے۔ سورۃ قٓ میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ﴿١٦﴾﴾ ”اور ہم تو اُس سے اُس کی رگِ جاں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔“

یعنی جتنا ہم اپنے آپ سے قریب ہیں ہمارا رب اس سے زیادہ قریب ہے۔ آگے فرمایا:

مرتب: ابو ابراهیم

﴿فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَیْرَ مَدِیْنِیْنَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿٨٧﴾﴾ ”تو اگر تم کسی کے اختیار میں نہیں ہو تو اس (جان) کو لوٹا کیوں نہیں لیتے اگر تم سچے ہو؟“

تم سمجھتے ہو کہ اپنے آپ پیدا ہو گئے ہو اور خود ہی مر جاؤ گے اور معاملہ ختم۔ یعنی تم پر کسی کا کوئی اختیار نہیں۔ تم سمجھتے ہو تم جو چاہو سو کر سکتے ہو تو پھر تم اپنے پیاروں کی موت میں حائل ہو کر دکھاؤ۔ ایک لمحہ کی بھی تاخیر کر کے دکھا دو۔ جیسے تم اپنے پیاروں کی موت کو نہیں روک سکتے اسی طرح تم اپنی موت کو بھی نہیں روک سکتے۔ جب تک تمہیں مہلت تھی تمہیں عمل کے میدان میں اختیار دیا گیا تھا کہ تم رب کی شکر گزاری کرتے ہو یا ناشکری کرتے ہو:

﴿اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ﴿٣﴾﴾ (الدھر) ”اب چاہے تو وہ شکر گزار بن کر رہے چاہے ناشکرا ہو کر۔“

جتنا اختیار دیا گیا وہ صرف آزمانے کے لیے ہے اس سے بڑھ کر انسان کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے۔ کیا انسان کا اپنے وجود پر مکمل اختیار ہے؟ یہ آنکھ اللہ نے دیکھنے کے لیے بنائی ہے انسان اس سے سن کر دکھائے، جب سفید بال آتے ہیں تو آدمی محسوس کرتا ہے کہ بوڑھا ہو گیا ہوں لیکن کیا کوئی بوڑھے ہونے کے اس عمل کو آج تک روک پایا ہے؟ اپنی جگہ انساں کے کتنے دعوے اور کتنے خواب ہوتے ہیں لیکن اللہ کی قدرت کے سامنے بے بس ہوتا ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ انسان کو اُس کی اوقات یاد دلا رہا ہے کہ تم اپنے پیاروں کو مرنے سے نہیں روک سکتے، بس بے بسی سے روتے اور دیکھتے رہ جاتے ہو۔

قرآن مجید میں سورۃ المؤمن آیت 68 میں آتا ہے:

﴿هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ﴾ ”وہی ہے جو زندہ رکھتا ہے اور موت وارد کرتا ہے۔“

اس سے سبق حاصل کرو کہ جب تم نہ تھے تو اللہ نے تمہیں پیدا کیا، وہ دوبارہ بھی تمہیں پیدا کرنے پر قادر ہے لہٰذا اُس اللہ پر ایمان لے آؤ، اسی میں تمہاری بہتری ہے۔ جب وقت مہلت ختم ہو جائے گا اُس وقت تم ایمان لانا بھی چاہو گے تو وہ تمہارے کام نہیں آئے گا۔ فرعون کے بھی بڑے دعوے تھے، یہاں تک کہ خدائی کا دعویٰ کر رکھا تھا، محلات، باغات، سلطنت، ریاست سب کچھ تھا اور سمجھتا تھا کہ میں جو چاہوں کروں، مجھے کوئی روک نہیں سکتا۔ لیکن جب وقت آیا تو اُسے ٹال نہیں سکا اور آخر بے بس ہو کر ایمان لے آیا لیکن اس وقت کا ایمان لانا اُس کے کسی کام نہ آیا۔ فرمایا:

''یہاں تک کہ جب پالیا اُسے غرق نے (تو) کہنے لگا کہ میں ایمان لایا کہ کوئی معبود نہیں سوائے اُس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں (اُس کے) فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ (فرمایا) کیا اب (تو ایمان لا رہا ہے)؟ حالانکہ اس سے پہلے تو نافرمانی کرتا رہا ہے اور تو فساد برپا کرنے والوں میں سے تھا۔'' (یونس:91,90)

اس عالم کا پردہ ہٹتے ہی سب کچھ نظر آ جاتا ہے، لیکن اس وقت کا ایمان لانا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ ہم تو مسلمان ہیں، ایمان والے ہیں لیکن گناہگار ہیں اس لیے توبہ کی مہلت موت سے پہلے پہلے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بندے کی سانس اُکھڑنے تک اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں''۔ موت سے پہلے پہلے توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ اللہ ہم سب کو سچی پکی توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! ہمارا ابھی وقت آنا ہے لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہم نے آخرت کی تیاری کی ہے؟ کیا ہم موت کے لیے تیار ہیں؟ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا﴾ (المنافقون:11) ''اور اللہ ہرگز مہلت نہیں دے گا کسی جان کو جب اُس کا وقتِ معین آ پہنچے گا۔''

روزانہ جنازوں میں ہم شریک ہوتے ہیں، پھر اپنے ہاتھوں سے اپنے قریبی رشتہ داروں، عزیزوں کو دفناتے ہیں جن میں بچے بھی ہوتے ہیں، بڑے بھی ہوتے ہیں۔ ہر ایک کی موت کا وقت معین ہے وہ کسی وقت بھی آ سکتی ہے۔ اس کے لیے عمر یا مرتبے کی قید نہیں ہے۔ یہ نہ سوچیں کہ ابھی بیس، تیس، چالیس برس باقی ہیں۔ مومن تو ہر آن موت کے لیے تیار رہتا ہے۔ ہم بھی ذرا اپنا جائزہ لیں کہ کیا ہم موت کے لیے تیار ہیں؟ کیا ہمارے معاملات سیٹ ہیں؟ اللہ کے ساتھ معاملات، بندوں کے ساتھ معاملات، حقوق اللہ، حقوق العباد، دینی ذمہ داریاں، مالی معاملات، ان سارے پہلوؤں کے اعتبار سے ہمارے معاملات ٹھیک ہیں؟ سورۃ القیامہ میں فرمایا:

﴿كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿۲۶﴾ وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿۲۷﴾ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ِالْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾﴾

''ہرگز نہیں! جب کہ جان آ کر پھنس جاتی ہے ہنسلیوں میں۔ اور کہا جاتا ہے کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا؟ اور وہ سمجھ جاتا ہے کہ اب جدائی کی گھڑی آن پہنچی ہے۔ اور پنڈلی پنڈلی سے لپٹ جاتی ہے۔ اُس دن تو تیرے رب ہی کی طرف دھکیلے جانا ہے۔''

عربی اسلوب میں یہ الفاظ انتہائی شدید مرحلے کے لیے بولے جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ((لا الٰہ الا اللہ ان للموت سکرات، ان للموت سکرات، ان للموت سکرات)) ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، یقیناً موت کی سختی ہے۔ یقیناً موت کی سختی ہے۔ یقیناً موت کی سختی ہے۔'' حضور ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

((اللھم انی اعوذبک من سکرات الموت)) ''اے اللہ! میں تیری پناہ میں آنا چاہتا ہوں موت کی سختیوں سے۔''

یہ امام الانبیاء ﷺ کی دعا ہے تو ہمارا معاملہ کیا ہے؟۔ یہ ہمارا سب سے بڑا مسئلہ ہے جس پر سب سے زیادہ غور و فکر ہونا چاہیے۔ رب سے ملاقات میں رکاوٹ صرف موت ہی تو ہے۔ موت آتے ہی پردہ ہٹ جائے گا۔ ایک حدیث میں ہے کہ بندۂ مومن کی روح کو قبض کر کے اس کو ساتوں آسمانوں پر لے جایا جاتا ہے، اس کا استقبال کیا جاتا ہے، رب کائنات کی طرف سے تحسین ہوتی ہے اور پھر اس کو عالمِ برزخ میں رکھا جاتا ہے اور اس کا حسین انجام آخرت کا ٹھکانا بھی دکھایا جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے یا اللہ ابھی قیامت برپا ہو جائے مگر بتایا جاتا ہے کہ قیامت اپنے وقت پر برپا ہوگی۔ اس کے برعکس جو زبان یا عمل سے جھٹلانے والے ہیں ان کا بھیانک انجام موت کے فوراً بعد اُن کے سامنے آ جائے گا۔ کیا ہمیں اس کی فکر ہے؟ کیا یہ ہمارے اصل مسائل ہیں؟ آج ہمارے سینکڑوں چینلز دنیا بھر کی گند دکھاتے ہیں، کیا وہ ہمیں اس طرف بھی متوجہ کرتے ہیں؟ سمارٹ فون پر دنیا جہان کا content ہم شیئر کر رہے ہوتے ہیں، اسی میں دن رات لگے ہوئے ہیں، اس کو دیکھے بغیر سوتے نہیں

پریس ریلیز 25 مارچ 2022ء

او آئی سی گفت و شنید سے آگے بڑھ کر عملی اقدام کرے

شجاع الدین شیخ

او آئی سی گفت و شنید سے آگے بڑھ کر عملی اقدام کرے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے اسلام آباد میں منعقدہ دو روزہ او آئی سی وزرائے خارجہ اجلاس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہی۔ اُنہوں نے کہا کہ او آئی سی کو قائم ہوئے 53 سال گزر چکے لیکن 57 اسلامی ممالک کی اس تنظیم کی طرف سے مسلمانوں کے مسائل حل کرنے کے لیے عملی اقدامات نہ ہونے کے برابر ہیں اور تمام تر توجہ محض زبانی جمع خرچ پر رہی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ یہ انتہائی افسوس ناک اور شرم ناک بات ہے کہ پونے دو ارب مسلمانوں کی نمائندگی کرنے والی یہ تنظیم فلسطین اور کشمیر کے حوالے سے مکمل طور پر ناکام رہی ہے اور وہاں کے مسلمان، یہودیوں اور ہندوؤں کے ظلم وستم کا مسلسل نشانہ بن رہے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ طاغوتی قوتوں کے خلاف بیس سالہ جدوجہد کے بعد افغان طالبان امریکہ اور اُس کے اتحادیوں کو شکست فاش دے کر جب افغانستان میں اپنی حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہوگئے تو ضرورت اس امر کی تھی کہ او آئی سی کے تمام رکن ممالک اُن کی حکومت کو فوراً تسلیم کر لیتے۔ اُنہوں نے کہا کہ چینی وزیر خارجہ کی او آئی سی کے حالیہ اجلاس میں شرکت اور یہ بیان کہ چین مسلمان ممالک سے تعلقات بڑھانے کا خواہش مند ہے یقیناً ایک خوش آئند بات ہے۔ وزیر اعظم پاکستان نے او آئی سی کے وزرائے خارجہ کے اجلاس میں اپنے خطاب میں درست کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ مسلمان ممالک مل کر اپنا علیحدہ بلاک بنائیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام مسلمان ممالک متحد ہوں، اپنے فروعی اختلافات ختم کریں اور جسدِ واحد کی صورت اختیار کر لیں اور سب مل کر طاغوتی قوتوں کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں تا کہ ان اسلام دشمن قوتوں کے مذموم عزائم کو خاک میں ملایا جا سکے۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشرو اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

ہیں، جاگتے ہیں تو کچھ نہیں کرتے جب تک کہ اس کو نہ دیکھ لیں۔ ذرا اپنے دل سے پوچھیے ایک فیصد بھی اس میں ان اصل حقائق کا بیان ہے جو ہمارے اصل مسائل اوپر بیان ہوئے ہیں؟

دنیا میں رہنا وقت معین تک ہے، لیکن ہم یہاں سے جانے کے لیے یہاں آئے ہیں، یہاں رہنے کے لیے نہیں۔

﴿قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾﴾ (البقرۃ:156)

’’تو وہ کہتے ہیں کہ بے شک ہم اللہ ہی کے ہیں اور اُسی کی طرف ہمیں لوٹ جانا ہے۔‘‘

اللہ کی قسم! یہ عقیدہ، یہ یقین اتنی بڑی شے ہے کہ بندے کو سیدھا کر دے۔ ہم سب کو موت آنی ہے، رب کے سامنے کھڑا ہونا ہے۔ کل ہم سب کا حساب ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی موت کا یقین دے، ہمارے عوام کو بھی یقین عطا فرمائے، اور ہمارے حکمرانوں کو بھی موت کا یقین عطا فرمائے۔ آج ہمارے معاشرے کے تمام بگاڑ کی اصل وجہ یہی ہے کہ ہم یہ بھول گئے ہیں کہ کل اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو جواب دینا ہے۔

اس کے بعد نتائج کا بیان ہے۔ اس سورت کے شروع میں تین گروہوں کا ذکر آیا تھا یعنی مقربین، اصحاب یمین (دائیں ہاتھ والے) اور اصحاب الشمال (بائیں ہاتھ والے)۔ ان تینوں گروہوں کا آخرت میں کیا انجام ہوگا اس کے حوالے سے اب بیان آ رہا ہے۔ ارشاد ہوا:

﴿فَاَمَّآ اِنْ کَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ﴿۸۸﴾﴾ ’’پھر اگر وہ مقربین میں سے تھا‘‘

﴿فَرَوْحٌ وَّرَیْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِیْمٍ ﴿۸۹﴾﴾ ’’تو اُس کے لیے راحت اور سرور اور نعمتوں والی جنت ہے۔‘‘

اے اللہ! ہم تجھ سے جنت الفردوس کا سوال کرتے ہیں۔

﴿وَاَمَّآ اِنْ کَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ﴿۹۰﴾﴾ ’’اور اگر وہ اصحاب الیمین میں سے تھا۔‘‘

﴿فَسَلٰمٌ لَّکَ مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ﴿۹۱﴾﴾ ’’تو سلامتی پہنچے آپ کو اصحاب الیمین کی طرف سے۔‘‘

اہل جنت کے ان دو گروہوں کے بعد اب اہل جہنم کا ذکر آئے گا۔ فرمایا:

﴿وَاَمَّآ اِنْ کَانَ مِنَ الْمُکَذِّبِیْنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۹۲﴾﴾
’’اور اگر وہ تھا جھٹلانے والوں اور گمراہوں میں سے۔‘‘

گزشتہ نشست میں ہم نے جانا تھا کہ ایک زبان سے انکار کرنا ہے اور ایک انکار کرنا عمل کے لحاظ سے ہے۔ زبان سے تو کفار جھٹلایا کرتے ہیں، عمل کے لحاظ سے کون تکذیب کر رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ ہم سب کو معاف فرمائے اور توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ تمام جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوگا؟ فرمایا:

﴿فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِیْمٍ ﴿۹۳﴾﴾ ’’تو اس کے لیے مہمانی ہے کھولتے پانی سے۔‘‘

﴿وَّتَصْلِیَۃُ جَحِیْمٍ ﴿۹۴﴾﴾ ’’اور جہنم میں جلنا۔‘‘

اہل جنت کی مہمانی سلسبیل سے ہوگی جو بہت اعلیٰ اور لذیذ پانی ہوگا اور اس کے بعد نعمتوں کا سلسلہ بڑھتا جائے گا۔ جبکہ اہل جہنم کی تواضع کھولتے ہوئے پانی سے شروع کی جائے گی اور اس کے بعد عذابوں کا سلسلہ بڑھتا چلا جائے گا۔ اے اللہ! ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ فرما۔ آگے فرمایا:

﴿اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ حَقُّ الْیَقِیْنِ ﴿۹۵﴾﴾ ’’یقیناً یہ سب کچھ قطعی حق ہے۔‘‘

یہ سارا کچھ جو بیان ہوا وہ واقعہ ہو کر رہے گا۔ جیسے انسان کو موت آ کر رہتی ہے بالکل اسی طرح قیامت بھی آ کر رہے گی، اس کے بعد حساب کتاب کا معاملہ بھی ہو کر رہے گا۔ آج جو حق کو جھٹلانے والے ہیں وہ جہنم میں ضرور جائیں گے۔ آگے فرمایا:

﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ ﴿۹۶﴾﴾ ’’پس آپ تسبیح کیجیے اپنے رب کے نام کی جو کہ بہت عظمت والا ہے۔‘‘

یہ آیت دوسرے رکوع کے اختتام پر بھی آئی تھی۔

جب اس آیت کا نزول ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام ؓ کو فرمایا کہ اس کو اپنے رکوعوں میں جاری کر دو۔ تب ہی ہم رکوع میں یہ دعا پڑھتے ہیں:

((سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ))

پھر جب سورۃ الاعلیٰ کی پہلی آیت کا نزول ہوا:

﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلَی ۙ﴿۱﴾﴾ ’’پاکی بیان کرو اپنے رب کے نام کی جو بہت بلند و بالا ہے۔‘‘

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو اپنے سجدوں میں جاری کرو۔ اسی لیے سجدے میں ہم یہ دعا پڑھتے ہیں:

((سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی))

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچا ایمان لانے، توبہ استغفار کرنے اور موت کے آنے سے پہلے پہلے آخرت کی تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ❀❀❀

بقیہ: زمانہ گواہ

کے کسی بڑے حملے سے بچنا چاہتا ہے لیکن پھر بھی اس کے اس رویے سے بڑا دکھ ہوا ہے۔ اس سے پہلے اس نے ہمارے بدترین دشمن بھارت کو اسلحہ بیچا ہے جس پر بھارت نے پاکستان کو کافی باتیں سنائی تھیں۔ ظاہر ہے وہ اسلحہ پاکستان کے خلاف استعمال ہوگا۔ میری نظر میں اسلام کے حوالے سے ترکی پیچھے ہٹ گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ شاید اللہ کی نظر کرم پاکستان اور افغانستان کی طرف آئے اور یہاں سے اسلام کی صدا اٹھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم بہت گناہوں میں ملوث ہوئے ہیں، ہم نے اللہ کی رسی کو نہیں تھاما اور نہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کو اپنایا۔ لیکن ایک ہوتا ہے منکر اور ایک ہوتا ہے گناہگار، عاجز۔ ہم گناہ گار ہیں منکر نہیں ہیں۔ یہ ہماری کوتاہی ہے۔ ایسا بندہ یا ایسی قوم جو کوتاہی کرتی ہو اس کے راہ راست پر آنے کے امکانات رہتے ہیں۔ ان شاء اللہ ایک وقت ضرور آئے گا کہ پاکستان اسلام کے حوالے سے کوئی مثبت کردار ادا کرے گا اور مستقبل میں پاکستان اور افغانستان مل کر امت مسلمہ کی امامت کریں گے۔ ان شاء اللہ!

قارئین پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

روزہ اور رمضان المبارک کی عظمت اور فضیلت سے آگاہی اور عظمتِ انسان سے واقفیت کے لیے

بانیٔ تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ

کے دو کتابچے ---- خود پڑھیے اور احباب کو تحفتاً پیش کیجیے:

① **عظمتِ صوم**
قیمت: -/30روپے

حدیث قدسی فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ کی روشنی میں
② **عظمتِ صیام وقیامِ رمضان مبارک**
قیمت: -/100 روپے

بھارت ہمیں امن پلیٹ میں رکھ کر کبھی پیش نہیں کرے گا، اس کا یہی علاج ہے کہ پاکستان کو اپنی دفاعی، عسکری اور فوجی قوت کو بڑھانا ہوگا: ایوب بیگ مرزا

پاکستان کو موقع سے فائدہ اُٹھا کر بھارت کے خلاف عالمی رائے عامہ ہموار کرنی چاہیے کہ بھارت ایک غیر ذمہ دار ملک ہے، اس کا میزائل پروگرام، نیوکلیئر پروگرام اور یورینیم غیر محفوظ ہاتھوں میں ہے جو کہ پوری دنیا کے لیے خطرے کی علامت ہے: رضاء الحق

بھارت کا پاکستان پر سپر سانک میزائل حملہ ایک اتفاق یا کچھ اور؟ کے موضوع پر

حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

میزبان: وسیم احمد

سوال: بھارت نے پاکستان پر سپر سانک حملہ کیا ہے کیا یہ ایٹمی ملک بھارت کی محض غلطی تھی یا پاکستان کے دفاعی نظام کو چیک کرنے کے لیے اس نے یہ حرکت کی؟

ایوب بیگ مرزا: یہ محض غلطی بھی ہوسکتی ہے لیکن جہاں تک بھارت کی تاریخ اور ہندو ذہنیت کا تعلق ہے تو ہم سب جانتے ہیں کہ بھارت نے آج تک پاکستان کو تسلیم نہیں کیا، وہ پاکستان کو کسی صورت ایک سلامت، پھلتا پھولتا ملک نہیں دیکھ سکتا لہٰذا اس میں کوئی حیرت کی بات نہیں کہ بھارت جان بوجھ کر بھی پاکستان کے خلاف ایسی حرکت کرسکتا ہے۔ بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہے کہ بھارت کا یہ رویہ محض بی جے پی کی حکومت آنے کے بعد سامنے آیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ بی جے پی کی حکومت آنے کے بعد بھارت کے عزائم کھل کر سامنے آئے ہیں لیکن میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ کانگریس کا چہرہ بھی بی جے پی سے کم خوفناک نہیں ہے۔ اگر کانگریس پاکستان کے حوالے سے اچھی ذہنیت رکھتی تو اس کے دور میں 1971ء کا سانحہ کیوں پیش آتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ 1971ء میں ہماری عسکری وسیاسی قیادت کی غلطیاں تھیں لیکن بھارت نے کس طرح اس معاملے کو اٹھایا اور کس طرح اس نے پاکستان کو دولخت کیا۔ بھارت کو جو اصل مسئلہ ہر وقت درپیش رہتا ہے وہ پاکستان کا قائم رہنا ہے۔ یہ تو اللہ کا فضل اور کرم ہوا کہ پاکستان ایک ایٹمی ملک بن گیا جس کی وجہ سے بھارت کے مکروہ عزائم میں رکاوٹ کھڑی ہوگئی۔ ہمارے ہاں اس طرح کے لوگ بھی موجود ہیں جو کہتے ہیں کہ پاکستان کو ایٹمی صلاحیت نہیں حاصل کرنی چاہیے تھی۔ یہ امن کی خلاف ورزی ہے۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ جن ملکوں کے پاس یہ صلاحیت نہیں تھی ان کے ساتھ کیا ہوا؟ یوکرائن کے ساتھ کیا ہوا؟ لہٰذا امن کے لیے ضروری ہے کہ آپ جنگ کے لیے مکمل طور پر تیار رہیں۔ آپ سوچ سکتے ہیں کہ اگر پاکستان کے پاس ایٹمی صلاحیت نہ ہوتی تو بھارت پاکستان کے ساتھ کیا سلوک کرتا؟ دوسری بات کہ انہوں نے ہمارے دفاعی نظام کو چیک کیا، یقیناً ایسا ہوگا۔ لیکن ہماری طرف سے دندان شکن جواب دیا جانا چاہیے تھا جس طرح 2019ء میں ہم نے ان کے طیارے گرائے تھے اور ان کو بہت شرمندگی اٹھانا پڑی تھی۔ اسی طرح کا نظارہ دکھانا چاہیے تھا۔ بہرحال ہمیں مزید چوکنا ہونا چاہیے۔ ہمارے دفاعی نظام کو مزید مضبوط ہونا چاہیے اور یہ سمجھ لینا چاہیے کہ دن ہو یا رات بھارت ہر وقت پاکستان کو نشانہ بنانے کی تاک میں ہے۔ ماضی میں پاکستان کے پاس ڈیکوٹا جہاز تھا۔ 10 اپریل 1959ء کو عیدالفطر کے دن پاکستان کے ڈیکوٹا جہاز نے بھارت کے سیبر جیٹ جہاز کو گرا لیا اور یہ دنیا کے لیے عجوبہ تھا۔ جب پائلٹ سے پوچھا گیا کہ تم نے اسے کیسے گرایا تو اس نے جواب دیا کہ مجھے پتا تھا کہ میں نہیں گرا سکوں گا لیکن میں اوپر جا کر الٹا ہوگیا اور میں نے فائر کر دیا جو سیدھا نشانے پر لگا اور اللہ نے کامیابی دی۔ بہرحال پاکستان کو اللہ بھی بچاتا رہا ہے لیکن ہمیں بھی دفاعی لحاظ سے مزید مضبوط ہونے کی ضرورت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں پاکستان نے دفاعی لحاظ سے کامیابی کے ساتھ اس بھارتی سپر سانک میزائل کو چیک کیا اور اس پر پوری نظر رکھی لیکن اس کو نہیں گرایا۔ ہوسکتا ہے اس کو گرانے کی کوشش میں کوئی سویلین طیارہ گر سکتا تھا، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ شاید ہم اس کو گرانے کی پوزیشن میں نہیں تھے۔ ہمیں بھارت کو ایک سانپ کی طرح سمجھنا چاہیے تا کہ جب بھی وہ ڈنگ مارنے کی کوشش کرے تو اس کا سر کچلنا چاہیے۔ ہمیں اپنے دفاعی نظام کو مزید مضبوط کرنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم اس منحوس اور بے اصول دشمن کا مقابلہ کرسکیں۔

مرتب: محمد رفیق چودھری

سوال: یہ سپر سانک میزائیل پاکستان کی طرف آیا جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ آواز کی رفتار سے بھی زیادہ تیز تھا۔ کیا پاکستان کے پاس اس طرح کے میزائیل کو intercept کرنے یا گرانے کی صلاحیت ہے؟

رضاء الحق: بھارت کا کہنا ہے کہ ہم ریگولر مینٹیننس کر رہے تھے اور غلطی سے چل گیا۔ حالانکہ جیسا کہا جا رہا ہے کہ یہ بھارت کا براہموس میزائل تھا جس کی رینج 370 میل ہے اور یہ بھارت نے روس کی مدد سے بنایا ہے۔ اس کے اندر پہلے سے ٹارگٹنگ سسٹم فیڈ کیا ہوتا ہے اور یہ غلطی سے چل نہیں سکتا۔ اگر غلطی سے چل گیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ بھارت کا کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹم نااہل ترین ہے۔ میزائل کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں جن میں شارٹ رینج، لارج رینج اور انٹر کنٹنیل میزائل شامل ہوتے ہیں۔ پھر ان میں سپر سانک اور ہائپر سانک کی باری آتی ہے جو آواز کی رفتار سے چلتے ہیں۔ سپر سانک کی فی گھنٹہ رفتار کو ماخ کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہے 1234 کلومیٹر فی گھنٹہ، یہ آواز کی رفتار سے تقریباً ڈھائی سے تین گنا زیادہ تیز ہوتے ہیں یعنی تقریباً دو ہزار تین سو میل فی گھنٹہ ان کی رفتار ہوتی ہے۔ جبکہ ہائپر سانک میزائل کی رفتار S-10 ماخ (یعنی آواز کی رفتار سے دس گناہ زیادہ) ہوتی ہے۔ روس کے میزائل زرکان، کنزال اور ایرو میزائل سسٹم اپنی رفتار میں آواز کی رفتار سے تقریباً 10 گناہ زیادہ تک

پہنچ جاتے ہیں۔ پھر کچھ کروز میزائل ہوتے ہیں جو زمین کے قریب چلتے ہیں اور اپنا رخ بدلتے رہتے ہیں۔ کچھ بیلسٹک میزائل ہوتے ہیں جو پہلے اوپر کی طرف جاتے ہیں پھر وہاں سے اپنا ٹارگٹ حاصل کرنے کے لیے دوبارہ نیچے آتے ہیں۔ان کی سپیڈ بہت زیادہ ہے۔ہائپر سانک میزائل کی detection بہت مشکل ہے، اکثر ریڈار میں بھی نہیں آتے اور یہ بھی نہیں پتا چلتا کہ یہ کتنی اونچائی پر ہیں۔ان کے ڈلیوری میکنزم کو detect کرنا عام طور پر مشکل ہوجاتا ہے۔ پھر یہ کہ یہ اپنی پوزیشن اور رُخ بھی بدلتے رہتے ہیں۔ یہ ملٹی سٹیج بھی ہوتے ہیں۔ چار پانچ ماہ پہلے چین نے اپنا ایک ہائپر سانک میزائل ٹیسٹ کیا تھا جس نے پوری دنیا کا چکر لگانے کے بعد بہت قریب جا کر اپنا ٹارگٹ ہٹ کیا اور ساتھ ہی اس کے ذریعے ایک ایسا میزائل بھی ٹیسٹ کیا گیا جو اسی ہائپر سانک میزائل نے دوران پرواز ہی داغا تھا۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ کیا پاکستان نے اس کو detect کیا یا نہیں کیا تو عام طور پر detection کا پروسیجر بڑا واضح اور سادہ ہوتا ہے۔نمبرایک سرویلینس، یعنی جب وہ میزائل انڈیا سے فائر ہوا اس وقت سے پاکستان نے اس کی مکمل ریکی شروع کردی، جہاں جہاں بھی وہ مووکرتا گیا اس کی ریکی کی گئی۔ جب وہ پاکستان کی حدود میں داخل ہوا تو پاکستان اس کو دیکھ رہا تھا۔ اب فیصلہ یہ لینا ہوتا ہے کہ اس کے خلاف ایکشن لیا جائے یا نہ لیا جائے۔ اس کے لیے ایس او پیز بنے ہوتے ہیں۔ حالت جنگ میں ایس او پیز اور ہوتے ہیں اور امن کے دوران ایس او پیز اور ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ یہ بھی دیکھنا ہوتا ہے کہ اس میزائل پر کوئی وار ہیڈ لگا ہوا ہے یا یہ خالی آرہا ہے۔ ہمیں معلوم تھا کہ یہ خالی ہے۔ ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ کس جگہ پر گرے گا۔ جب یہ میزائل داغا گیا تو پاکستان اور انڈیا کی ائیر سپیس میں اس وقت کمرشل فلائٹس چل رہی تھیں جن میں قطر، سعودی عرب وغیرہ کی ائیر لائن شامل تھیں۔ ایسی صورت میں جبکہ ہمیں معلوم تھا کہ اس میزائل نے نقصان نہیں کرنا، ہم اگر اپنا فضائی دفاعی نظام متحرک کرتے تو ہمارے اپنے دفاعی نظام کا وقت ضائع ہوتا اور پھر کمرشل ائیر لائنز کے ساتھ ٹکرانے کا خطرہ بھی ہوتا ہے کیونکہ ہائپر سانک میزائل کو ٹریک کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ ان کی سپیڈ بہت زیادہ ہے اور یہ ملٹی سٹیج ہوتے ہیں۔ البتہ بڑے ممالک کی طرف سے سیٹلائٹ کا سسٹم بنایا جارہا ہے جو شاید مستقبل میں ٹریکنگ کا کام دے سکیں۔ پاکستان اس چیز کو ڈپلومیٹک طور پر استعمال کرے تو اس کے زیادہ فائدے حاصل ہوں گے۔

سوال: کیا پاکستان پر میزائل حملے کی بھارتی وضاحت قابل قبول ہے اور اس پر ہماری عسکری اور سیاسی قیادت کا ردعمل کیسا تھا؟

ایوب بیگ مرزا: میں سمجھتا ہوں کہ ہماری قیادت کو جنگ سے کم تر ہر قسم کا ردعمل دینا چاہیے تھا کیونکہ اس وقت دنیا میں مختلف بلاکس بن چکے ہیں۔ امریکہ، اسرائیل اور بھارت کا ایک بلاک ہے اور پاکستان، چین اور روس کا دوسرا بلاک ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جس طرح کا گروپ امریکہ، اسرائیل اور انڈیا کا ہے اس طرح کا پاکستان، چین اور روس کا نہیں ہے کیونکہ انڈیا بہت بڑا ملک ہے، بہت بڑی مارکیٹ ہے۔ چین کے ساتھ اتنی دشمنی ہونے کے باوجود چین اس کے ساتھ کاروبار کررہا ہے۔ میں نے پہلے کہا تھا کہ بھارت کو دندان شکن جواب دینا چاہیے تھا جس طرح تین سال پہلے فروری میں دیا تھا۔ میں نے یہ جذباتی بات اس لیے کہی تھی کہ اگر بھارت پاکستان کی سلامتی کے درپے رہتا ہے، اگر وہ ایسی حرکتوں سے باز نہیں آتا اور ہمیں نقصان پہنچانے کی کوششوں میں لگا رہتا ہے تو پھر ایسے سانپ کا سر کچل دینا چاہیے۔ لیکن اگر بھارت پاکستان کو تسلیم کرتے ہوئے کہہ دے کہ پاکستان اپنی جگہ ایک ملک ہے میں اپنی جگہ ایک ملک ہوں۔ میں پاکستان کے معاملات میں دخل نہیں دیتا تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمسایوں میں اچھے تعلقات ہونے چاہئیں۔ پاک بھارت تجارت کی میں زوردار طریقے سے حمایت کروں گا۔ بھارت کو وسطی ایشیا کا راستہ دے دینا چاہیے لیکن ایک شرط پر کہ بھارت ہمیں عملی طور پر یقین دہانی کرائے کہ وہ کبھی بھی پاکستان کی سلامتی کے درپے نہیں ہوگا تو پھر بھارت کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن اگر بھارت اپنی حرکتیں نہیں چھوڑتا تو پھر پاکستان کا ردعمل جارحانہ ہونا چاہیے۔ تب ہی ہم بطور آزاد اور خود مختار ملک اپنا وجود برقرار رکھ سکیں گے۔ بھارت نے ہمیشہ یہ ثابت کیا ہے کہ وہ ایک کمینہ دشمن ہے۔ وہ ایک چھپا ہوا دشمن بھی ہے اور جب اس کو موقع ملتا ہے تو وہ پاکستان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ پاکستان کی پون صدی کی تاریخ میں ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ بھارت نے کبھی ایک دفعہ بھی پاکستان کے ساتھ خیرسگالی کے جذبے کا ثبوت دیا ہو۔ اس نے ہر وقت پاکستان کو ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔ جب بھارت میں الیکشن قریب ہوتے ہیں تو اس سے پہلے پہلے بھارت پاکستان کے خلاف ضرور کوئی قدم اُٹھاتا ہے اور جو جماعت ایسا کرتی ہے اس کو ووٹ زیادہ مل جاتے ہیں۔لہٰذا پاکستان کو ہر وقت تیار رہنا چاہیے کیونکہ بھارت کسی وقت بھی کوئی بھی اقدام کرسکتا ہے۔

سوال: بھارت میں یورینیم کی خرید وفروخت کی خبریں پوری دنیا میں پھیلیں۔ اس کے بعد یہ سپر سانک میزائل فائر کردیا۔ کیا اس وقت بھارت کی عسکری صلاحیت پر ایک سوال نہیں اٹھ گیا۔ کیا اس ایشو (میزائل فائر) کے بعد آئی اے ای اے اور دیگر متعلقہ عالمی اداروں کو بھارت کے خلاف سخت اور فوری ایکشن نہیں لینا چاہیے؟

رضاء الحق: وائٹ ہاؤس کے مطابق امریکہ کو یہ خبر ابھی تک نہیں پہنچی کہ بھارت میں یورینیم چوری ہوئی ہے۔ حالانکہ یہ ہمارے بالکل سامنے کی بات ہے کہ جون 2019ء میں جھارکنڈ میں چھ کلو یورینیم چوری ہوکر فروخت ہورہی تھی اور لوگوں نے خریدی تھی۔ وہ کس لیے استعمال کریں گے، ظاہر ہے کوئی dirty بم بنائیں گے یا اسمگلنگ کے ذریعے اسے کسی اور ملک تک پہنچادیں گے۔ یقیناً اس کا کوئی مثبت استعمال تو ہو نہیں سکتا۔ پھر فروری 2021ء میں نیپال میں یورینیم کے مواد کا تبادلہ ہوا، اس میں بھی بھارت ملوث تھا۔ بہرحال یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ بھارت میں یورینیم کا معاملہ ہو یا نیوکلیئر ہتھیاروں کا معاملہ ہو، وہ کسی طرح بھی محفوظ ہاتھوں میں نہیں ہے۔ لیکن IAEA ہو یا یورپی یونین ہو یا امریکہ اور کوئی عالمی ادارہ ہو وہ اس کے خلاف ایکشن نہیں لے گا۔ اس لیے کہ بھارت ان کا اتحادی ہے۔ انہوں نے پاکستان کو کاؤنٹر کرنا ہے اور چین کا گھیراؤ کرنا ہے۔ اگر یہ معاملہ پاکستان میں ہوا ہوتا تو پوری دنیا میں طوفان برپا ہوجاتا، طرح طرح کی پابندیاں پاکستان پر لگائی جاتیں، بلکہ یہ بھی ہوسکتا تھا کہ پوری دنیا کی فوج حملہ کردیتی۔ لیکن چونکہ یہ انڈیا میں ہورہا ہے لہٰذا انہوں نے ابھی کسی قسم کی پابندی کا سوچا بھی نہیں ہے۔ بہرحال اس وقت پاکستان کے لیے سنہری موقع ہے کہ اس کیس کو بڑی مضبوطی سے دنیا کے سامنے پیش کرسکتا ہے اور بھارت کے خلاف ایک رائے عامہ ہموار کرسکتا ہے کہ بھارت ایک لاپرواہ اور نااہل ملک ہے، اس کا نیوکلیئر پروگرام اور یورینیم غیر محفوظ ہاتھوں میں ہیں اور یہ پوری دنیا کے لیے خطرے کی علامت ہے۔ ساتھ یہ کہ بھارت کے میزائل پروگرام کا کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹم بھی نااہل ہے۔

سوال: حکومت پاکستان کو بھارت کی اس غیر ذمہ دارانہ پالیسی کے خلاف کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے؟

ایوب بیگ مرزا: اصل میں مغرب اور امریکہ جس طرح بھارت پر نچھاور ہو رہے ہیں میں کہتا ہوں مغرب اور بھارت دونوں پچھتائیں گے۔ کیونکہ امریکہ بھارت سے جو توقعات رکھتا ہے ان پر بھارت کبھی پورا نہیں اُتر سکے گا۔ بھارت کی تاریخ یہ ہے کہ جب تک کوئی بڑی سپر پاور اس کے ساتھ مل کر اسے فتح کی یقین دہانی نہ کرا دے اس وقت تک بھارت آگے نہیں بڑھے گا۔ چین سے بھارت نے جوتیاں کھائی ہیں لیکن بھارتی وزیر اعظم چین کا نام تک نہیں لیتا بلکہ کہتا ہے کہ ہمارے دشمن نے ہمارے ساتھ یہ کیا، کہتا ہے جس زمین پر قبضہ ہوا ہے وہ ہماری تھی ہی نہیں۔ بھارت کا معاملہ یہ ہے کہ اس کے سامنے کوئی مضبوط اور طاقتور ہو تو اس کے پاؤں پڑ جاتا ہے لیکن اگر کوئی نرم ہو، کمزور ہو تو چڑھائی کر دیتا ہے۔ اسی لیے میں کہتا ہوں کہ پاکستان کو عسکری، دفاعی سطح پر اپنی قوت کو بڑھانا ہوگا کیونکہ بھارت کا اس کے سوا کوئی علاج نہیں ہے۔ بھارت ہمارا دشمن تھا اور رہے گا اور ہمیں اس کو دشمن ہی سمجھنا چاہیے۔ یعنی ہمیں ہر وقت الرٹ رہنا چاہیے اور آنکھیں کھلی رکھنی چاہئیں۔ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے اور بھارت ہمیں امن پلیٹ میں رکھ کر کبھی پیش نہیں کرے گا۔ امن ہمیں اس سے چھیننا پڑے گا۔

سوال: گزشتہ دنوں اسرائیل کا ٹاپ لیول کا عہدیدار 2008ء کے بعد ترکی میں آیا ہے۔ یہ دورہ اس لحاظ سے بہت اہمیت کا حامل ہے کہ ترکی کے صدر طیب اردگان فلسطین ایشو پر اسرائیل کے خلاف بڑے سخت الفاظ استعمال کرتے رہے ہیں۔ آپ یہ فرمائیے کہ ایک طرف فلسطین کے ایشو پر ترکی کا اتنا سخت موقف اور پوری اُمت مسلمہ کو دکھانا کہ ہم تو اسرائیل کے بہت مخالف ہیں۔ دوسری طرف یہ ریڈ کارپٹ استقبال، تجارتی اور دفاعی معاہدات، اس دورخی کا کیا مطلب ہے؟

رضاء الحق: 2008ء کے بعد جب اسرائیل نے لبنان پر حملہ کیا تھا اور پھر غزہ کے اوپر بھی حملے کیے تو اس وقت ترکی کا بڑا سخت موقف سامنے آیا تھا اور اس نے فلوٹیلا اور امداد کی صورت میں غزہ کی مدد کرنے کی کوشش کی تھی۔ پھر غزہ کے محصور مسلمانوں کے حق میں آواز بھی اٹھائی۔ روہنگیا مسلمانوں کے حوالے سے بھی آواز اُٹھائی، اُن کی اخلاقی اور عملی مدد بھی کی۔ کشمیر کے حوالے سے بھی بیانات دیتے رہے لیکن دوسری طرف یہ بھی حقائق ہیں کہ ترکی نیٹو کا ممبر ہے، اس کے اسرائیل کے ساتھ قریبی تعلقات ہیں۔ پہلا مسلمان ملک جس نے اسرائیل کو تسلیم کیا تھا وہ ترکی تھا۔ اس وقت بھی اس کے اسرائیل کے ساتھ تجارتی اور دفاعی تعلقات بڑھتے جارہے ہیں۔ حالانکہ سورۃ المائدہ میں اللہ تعالیٰ واضح طور پر مسلمانوں کو آگاہ کر رہا ہے کہ: ﴿لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ﴾ ''تم لازماً پاؤ گے اہل ایمان کے حق میں شدید ترین دشمن یہود کو اور ان کو جو مشرک ہیں۔''

موجودہ حالات میں اس آیت کی تفسیر کے مطابق یہود اور ہنود مسلمانوں کے دو سب سے بڑے دشمن ہیں۔ اسی طرح سورۃ البقرہ کی آیت 120 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور (اے نبیؐ! آپ کسی مغالطے میں نہ رہیے) ہرگز راضی نہ ہوں گے آپؐ سے یہودی اور نہ نصرانی جب تک کہ آپؐ پیروی نہ کریں ان کی ملت کی۔''

اس وقت دنیا میں امریکہ، یورپی یونین اور اسرائیل کا گٹھ جوڑ ہے۔ ترکی ان کو جتنا مرضی خوش کرنے کی کوشش کرے لیکن جب تک ان کی تہذیب، کلچر اور ملت کو اپنا نہ لے اور مکمل طور پر ان کے تابع اور غلام نہ ہو جائے تب تک وہ خوش نہیں ہوں گے۔ مسلمانوں کے لیے قرآن مجید میں خارجہ پالیسی کے حوالے سے بہترین راہنمائی موجود ہے اس کو سامنے رکھ کر نہ صرف ترکی بلکہ تمام مسلم ممالک کو اپنی پالیسیز بنانی چاہئیں۔ جب تک مسلمان بحیثیت امت ایک پلیٹ فورم پر حقیقی طور پر اکٹھے نہیں ہو جاتے اور اپنا ایک مشترکہ ہدف نہیں اپناتے تب تک ان کی آزادی اور خودمختاری داؤ پر لگی رہے گی۔ ہمیں ہر صورت میں قرآن وسنت کی پیروی کرنی چاہیے۔ پھر دور فتن اور ملاحم کی احادیث میں تو یہاں تک موجود ہے کہ قسطنطنیہ مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل جائے گا۔ ترکی کو اس حوالے سے سوچنا چاہیے کہ ایسا نہ ہو کہ ترکی نادانی میں ایسے کام کرتا رہے کہ دشمن قوتیں ہمارے اوپر غالب آجائیں۔ لہٰذا ترکی کو اپنا موقف بالکل واضح کرنا چاہیے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ طیب اردگان نے نشاۃ ثانیہ کے حوالے سے کافی باتیں کی ہیں۔ 2014ء میں طیب اردگان نے کہا تھا کہ 2023ء میں لوزان 2 معاہدہ ختم ہو جائے گا، پھر ہمارے ہاتھ پاؤں کھل جائیں گے اور پھر ہم امت مسلمہ کی لیڈرشپ کا رول ادا کریں گے۔ لیکن یہ اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک ترکی ایک کشتی کا سوار نہ ہو۔ اس کو باطل قوتوں کا ساتھ چھوڑنا پڑے گا۔ اس وقت صاف نظر آرہا ہے کہ باطل قوتیں مسلمانوں کے خلاف اکٹھی ہوگئی ہیں۔ بہرحال قرآن وحدیث کی ہدایت کو سامنے رکھ کر خود بھی متحد ہونا چاہیے اور نئے اتحاد بنانے کی بھی ضرورت ہے۔ سورۃ المائدہ کی آیت 51 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو اپنا دلی دوست (حمایتی اور پشت پناہ) نہ بناؤ۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔''

بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ اس آیت کے حوالے سے فرمایا کرتے تھے کہ اس آیت کی ایگزیکٹ صورت حال موجودہ دور میں ہمیں نظر آرہی ہے۔ کیونکہ اسلام کی تقریباً تیرہ سو سالہ تاریخ میں یہودی اور عیسائی کبھی اکٹھے نہیں ہوئے تھے، ان کی آپس میں دشمنی اور مخاصمت تھی۔ پچھلی صدی میں وہ اکٹھے ہوئے۔ یعنی مستقبل کے حوالے سے ہمارے لیے راہنمائی ہے۔ اسرائیل اس وقت مسلمانوں کا دشمن نمبر ایک ہے۔ عرب ممالک کو اس نے بلیک میل کر کے اپنے قریب کر لیا ہے۔ وہ اپنے گریٹر اسرائیل کے منصوبے پر کاربند ہے۔ اسرائیل کہیں کیرٹ اور کہیں سٹک کی پالیسی اختیار کرتا ہے۔ وہ روز اول سے فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی کر رہا ہے لیکن انسانی حقوق کی تنظیمیں اس کے خلاف ایک لفظ نہیں کہتیں کیونکہ اسرائیل ہر جگہ ریڈ لائن کی حیثیت رکھتا ہے۔ کچھ جگہوں پر وہ دوسروں کو بھی استعمال کرتا ہے۔ ترکی اور عرب ممالک نادان بنے ہوئے ہیں۔ ان کو سمجھنا چاہیے کہ یہ ہمارا دشمن ہے اور مستقبل میں ہمیں ہی ٹارگٹ کرے گا۔

سوال: امت مسلمہ 2023ء میں ترکی سے احیائے خلافت کی امید لگائے بیٹھی ہے۔ کیا موجودہ حالات میں ترکی سے احیائے خلافت کا امکان ہے اور ترکی مسلم امہ کی امامت کے قابل ہے؟

ایوب بیگ مرزا: اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کچھ تکلیف سی محسوس ہو رہی ہے کیونکہ مسلمانوں کی اکثریت نے طیب اردگان سے کچھ امیدیں لگائی تھیں اگرچہ اُس وقت بھی اردگان متضاد اشارے دیتے رہتے تھے۔ اردگان کے اس طرح کے بیانات آتے تھے تو ہم ان کا دفاع کرتے رہے۔ اب بھی ٹوٹتی ہوئی امیدوں کو میں یوں سہارا دیتا ہوں کہ شاید 2023ء تک وہ ایک ڈپلومیسی سے کام لینا چاہتا ہے۔ وہ امریکہ (باقی صفحہ 7 پر)

رمضان: کر اپنی رات کو داغِ جگر سے نورانی!

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

23 مارچ (1930ء) اقبال کے الٰہ آباد میں تصورِ پاکستان سے لے کر 1940ء میں پر عزم قیادت کے قراردادِ پاکستان پیش کرنے کا دن ہے۔ مسلم شناخت کے تحفظ کے لیے ایک تاریخ جغرافیہ بدل دینے والے دن کی یادگار۔ جس کے بعد ہر قدم چیرہ دست دشمن کے نرغے سے نکل کر ہجرت کی خونچکاں داستان مرتب ہوئی۔ عزم واستقلال، یکجہتی اتفاق واتحاد کا دن آج 2022ء تک پہنچتے سیرت وکردار کے بدترین بحران کا منہ دیکھ رہا ہے۔ انتشار وافتراق، اخلاقی اقدار کے زوال کی آئینہ دار سیاسی صورت حال! یہ سیاست ہی کی ابتری نہیں، من حیث القوم ہماری شامتِ اعمال ہے جو عفو طلب ہے۔ جس رب سے کلمے کے وعدے پر یہ ملک معجزے کے طور پر حاصل کیا تھا اُسی کی طرف پلٹنے کا وقت ہے۔ اُس کے در پر گڑگڑانے کی ایک اور مہلت صورتِ رمضان ہمیں عطا ہونے کو ہے۔ پورے شعور اور احساسِ زیاں کے ساتھ آیئے، رحمت مغفرت اور نجاتِ عظمیٰ کے اس مبارک مہینے پر ہمہ تن متوجہ ہو جائیں۔ ع

کہ ہرا ہو تیرا گلشن، میں وہ سیلِ اشک لاؤں!

اللہ تعالیٰ قرآن میں پکارتا ہے: ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ کے حضور توبہ کرو، خالص توبہ، بعید نہیں کہ اللہ تمہاری برائیاں دور کردے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل فرمادے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ یہ وہ دن ہوگا جب اللہ اپنے نبی (ﷺ) کو اور ان لوگوں کو جو اُس کے ساتھ ایمان لائے ہیں رُسوا نہ کرے گا۔ اُن کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا، اور وہ کہہ رہے ہوں گے کہ اے ہمارے رب! ہمارا نور ہمارے لیے مکمل کردے اور ہم سے درگزر فرما، بالیقین تُو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔'' (التحریم:8)

اللہ تعالیٰ کی جناب میں سچی توبہ کرنے، مغفرت پانے، روح کا نور پانے، بڑھانے، آخرت کے دن کی تاریکی دُور کرنے کا ایک اور موقع رب تعالیٰ قریب لا رہے ہیں۔ ((اللّٰھم بارک لنا فی شعبان و بلّغنا رمضان))۔ ہمیں اب سے گناہ، بے پروائی چھوڑنے کی تیاری کرنی ہے۔ یہ نہیں کہ رمضان آ کر خود ہی گناہ چھڑا دے گا۔ نفسِ امارہ کا گناہ پر مائل کرتے ہوئے حیلہ! ابھی گناہ کرلو، رمضان آ کر تقویٰ، پرہیزگاری عطا کردے گا، پھر نیکی آسان ہوگی۔ چھوٹی موٹی بدپرہیزی سے کچھ نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی شانِ کریمی سے ہمیں (دینی کارکنان کو) دینی فہم اور شعور عطا کیا۔ قرآن وسنت سے مسلسل اس کی آبیاری فرمائی۔ روشن دلائل سے حق کی پہچان عطا فرمائی۔ ہمارے پاس آسانی سے گناہ پر مائل ہوجانے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ترغیباتِ گناہ کی حیثیت بھنبھناتی مکھیوں مچھروں کی سی ہے، جس پر طبیعت گریزاں ہو، گِھن کھائے دور ہٹائے، وہاں سے اٹھ جائے، 'احسن مثواى'.... دین کی طالبِ علمی کا مقام، دین پڑھانے کا ذمہ دارانہ مقام، دعوتِ دین کا کارکن ہونے کا اعزاز۔ سو اندر کی روشنی ہر لحہ بڑھانے کی فکر ہو جو اللہ نے دے کر ہمیں زمین پر بھیجا ہے۔

ہر شادی بیاہ پر کھلے عام ٹوٹتی حدود اللہ، اسراف اور نافرمانیوں بیچ گونگے شیطان بن کر دین داروں کا بیٹھ جانا، گناہوں کو جواز دینے اور اپنے خلاف حجت قائم کرنے کے مترادف ہے۔ صلہ رحمی، اللہ کی نافرمانی کے بیچ جا بیٹھنے کا نام نہیں ہے، یہ دین کی تحقیر ہے۔ رمضان کے لیے یکسو، یک رنگ صبغۃ اللہ میں رنگے جانے کی فکر پہلے سے کرنی ہے۔ ﴿وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً﴾ (البقرۃ:138) ''اللہ کے رنگ سے اچھا اور کس کا رنگ ہوگا!''

تُو اے مسافرِ شب خود چراغ بن اپنا
کر اپنی رات کو داغِ جگر سے نورانی!

ہم اللہ کے دین کے کارکن ہیں۔ کائنات میں اللہ کے جنود، اُس کے لشکروں میں سے ہمارا مقام اشرف المخلوقات کا ہے۔ اللہ کے تکوینی ہیبت انگیز لشکر دنیا میں جابجا کارفرما دیکھے جاسکتے ہیں۔ طوفانوں، بگولوں کی شکل اختیار کرتی ہوائیں، کورونا کے لشکر، بپھرے دریا، سمندری لہریں، قطبی بھنور دو ہزار میل پر محیط قطبین سے اٹھ کر سپر پاور کو زیر کرتے۔

ہمیں رب کے حضور حاضری کی تیاری کرنی ہے۔ رمضان کے ہرے بھرے لدے شجرِ طیبہ کے نیچے بیٹھ کر یہ کہتے ہوئے: ﴿رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۝﴾ (القصص:24) ''پروردگار! جو خیر بھی تُو میری جھولی میں ڈال دے مَیں اُس کا محتاج ہوں۔''

ہم اُس کے در کے بھکاری ہیں، تقویٰ کی دولتِ عظمیٰ کے (لعلکم تتقون) ہم طلب گار ہیں کہ رمضان سے 'لعلکم تشکرون' کا تحفہ ہم پاسکیں۔ ہم قریب و مجیب رب کا قرب چاہتے ہیں 'لعلھم یرشدون' میں شامل ہونے کی امید پر۔ فتنہ دجال کی آندھیوں میں رنگ برنگے داعیوں کے پھندوں سے بچ کر صراطِ مستقیم پر استقامت پاسکیں۔

رمضان کی کہانی میرے اندر کی دنیا اُجالنے سنوارنے کی ہے۔ میں نے، آپ نے اللہ سے بہ زبانِ اقبال کہا تھا:

اس پیکرِ خاکی میں اک شے ہے سو وہ تیری
میرے لیے مشکل ہے اس شے کی نگہبانی!

اللہ ربّ العزت نے اس کا آسمانی بندوبست کردیا۔ اس شے کی نگہبانی! پاکیزہ روح، اللہ کی پھونک جسے نورانی ہونا، شفاف رہنا تھا۔ خواہشاتِ نفس کی زورآوری روح کو دبوچ لیتی ہے۔ اللہ نفس کی سرکشی توڑنے کے لیے رمضان کا اہتمام کرتا ہے۔ شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں۔ نفس کی قوت کے منابع پر تالے پڑ جاتے ہیں۔ غذا بند، آرام بند، خواہشات بند۔ بندے کو اللہ کے در پر بٹھا دیا جاتا ہے۔ ''جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں اور شیاطین باندھ دیے جاتے ہیں۔'' (متفق علیہ) لگاتار 30 دن صبر، استقامت، ضبطِ نفس، خواہشات ردّ کرنے کا عزم، زبان بندی، کانوں، آنکھوں پر حیا کے پہرے، چاق و چوبند نگرانی، عقیدہ قرآن سے توحید، رسالت، آخرت۔

یوں سمجھیے کہ یہ ساری خوبیاں روح میں انڈیل کر 30 دن یکسوئی سے پھینٹی جاتی ہیں، تو نور بھرا تقویٰ برآمد ہوتا ہے جو رمضان کا حاصل ہے۔ 30 دن آغوشِ صدف میں مقید ہو کر ابرِ بہار (رمضان: نیکیوں کا موسمِ بہار) کا قطرہ گہر پارہ بن کر نکل سکتا ہے، اگر اس قید کو لاگو کر لے! رمضان میں پوری یکسوئی اور استقامت سے خود سپردگی اسے گوہر صفت بنا دیتی ہے۔ ورنہ مٹی میں مل کر قطرہ ضائع ہو جاتا ہے۔

آغوشِ صدف جس کے مقدر میں نہیں ہے
وہ قطرۂ نیساں کبھی بنتا نہیں گوہر!

شرط یہی ہے، ایسا نہ ہو کہ 30 دن نکل نکل کر دنیادارانہ مشاغل، مخلوط افطار پارٹیاں، دن بھر خواہشاتِ نفس کو روتے (Colic) بچے کی طرح بہلانا، شام کو صبر کے سارے بند توڑ کر اس کی اشتہا پوری کرنا، خورد و نوش کے غلام بن کر! بنی اسرائیل کی طرح، جنھیں جب خیرِ امت بنایا گیا تو وہ ذائقوں کی فریاد کرتے رہے۔ ساگ، بھات، دال، پیاز، لہسن۔ روزے 20 سال ہم نے بھی رکھے، طالبان نے بھی فاقہ کشی کے عالم میں، برستے بموں کے بیچ۔ فرق صاف ظاہر ہے۔ تم اپنا ایک قدم خواہشاتِ نفس پر رکھو، تمہارا دوسرا قدم اللہ کے صحن میں ہوگا۔ جس کی کہانی سورۃ الصافات میں (آیت 172 تا 182) پڑھ لیجیے۔ منصور و مظفر لشکر عذاب بن کر ان کے صحن میں اترا جو اسلام کا چہرہ بدلنے نہیں بلکہ اسے مٹانے کے عزائم لیے آئے تھے۔ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ۔۔۔ (15 تا 31 اگست 2021ء کے مناظر کابل ایئر پورٹ پر) یہ روحانی قوت رمضان ہی کے تحائف میں سے ہے۔ مسلسل 20 سالہ ریاضت۔ اسی روزے سے فرد، فرد پر اللہ کی حکمرانی قائم ہوتی ہے۔ الا لہ الخلق والامر۔۔۔ دین قائم کرنا اپنی ذات پر۔ پھر جسم کی مملکت پر خودی کی خلافت قائم کرنے میں کامیاب ہو جانے والے ہی بالآخر ’’لیظھرہ علی الدین کلہ‘‘ کا نبوی مشن نبھانے کے اہل ہوتے ہیں۔

تبدیلی ایڈریس حلقہ اسلام آباد

حلقہ اسلام آباد کا دفتر G-8 سے اس پتے پر منتقل ہو گیا ہے:
مکان نمبر 31، سلطان سٹریٹ نمبر 1، فیض آباد ہاؤسنگ سکیم، آئی 8/4، اسلام آباد، فون: 051-2751014
اب ہر قسم کی خط و کتابت درج بالا پتے پر کی جائے۔

تعارف کتاب

روح الامین کی معیت میں
کاروانِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مختصر تعارف

پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

دنیا میں رسول اللہ ﷺ کی سیرت میں لاکھوں کتابیں لکھی جا چکی ہیں لکھنے والوں میں صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ غیر مسلم مصنف بھی ہیں۔ ڈاکٹر تسنیم احمد صاحب کی یہ کتاب سیرت کی کتابوں میں بلند پایہ اضافہ ہے۔ یہ کتاب 13 جلدوں پر مشتمل ہے جس کو مرتب کرنے میں سالہا سال کی محنت شاقہ اور تحقیق کا جذبہ نظر آ رہا ہے۔

یہ کتاب عام انداز سے ہٹ کر لکھی گئی ہے، کیونکہ اکثر کتب میں حالات کی ترتیب اس انداز سے ہے کہ پیدائش سے وفات تک پیش آنے والے واقعات درج کرنے کے علاوہ رسول اللہ ﷺ کے خلقِ عظیم کا تذکرہ ہے۔ مگر یہ کتاب نزولِ قرآن مجید کے پس منظر میں لکھی گئی حیاتِ طیبہ کی روداد ہے۔ اس کتاب میں نرالا، انوکھا اور بے مثال انداز اختیار کیا گیا ہے۔ بلا مبالغہ سیرت پر یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے۔ قاری اس کا مطالعہ کرتے ہوئے حیرت و استعجاب میں ڈوب جاتا ہے کہ آپ ﷺ کی زندگی میں پیش آنے والے واقعات کو نزولِ قرآن کے پس منظر میں قلم بند کر کے مصنف نے تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے۔

اس کتاب کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں سیرت کو وحی کی روشنی میں مرتب کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی میں پیش آنے والے واقعات کا پس منظر خوب واضح کیا گیا ہے۔ وحی کی آمد کے ساتھ حالات و واقعات کو مربوط کیا گیا ہے۔ جوں جوں جبریل امین وحی لے کر آتے اس کے اثرات اور ان پر عمل کا انداز منفرد طریقے سے درج کیا گیا ہے۔

اگرچہ یہ کتاب ضخیم ہو گئی ہے لیکن اس کا انداز اس قدر پرکشش ہے کہ اس کو پڑھنے والا گھنٹوں اس کا مطالعہ کرے تو اسے تکان نہیں ہوتی۔ یہ کتاب حال ہی میں مکمل ہوئی ہے اور اب باذوق قارئین کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے ابھی یہ مخصوص بک شاپس سے ہی مل سکتی ہے۔ عنقریب یہ کتاب مکتبہ خدام القرآن 36 کے ماڈل ٹاؤن سے بھی مل سکے گی۔ تاہم مصنف سے براہِ راست بھی منگوائی جا سکتی ہے۔ مصنف کا ایڈریس اس طرح ہے:

پروفیسر ڈاکٹر تسنیم احمد، پی۔ ایچ۔ ڈی۔ مدیر مکتبہ دعوۃ الحق، ایچ۔4 ارم ہائیٹس، گلستان جوہر،
بلاک 13، کراچی 75290 فون: 0314-2120868

❁❁❁

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ — دعائے مغفرت

☆ حلقہ سرگودھا، جھنگ کے نقیب محمد یعقوب وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0301-4816912

☆ حلقہ فیصل آباد کے منفرد مبتدی رفیق اسلم آفتاب وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0300-0308231

☆ دفتر حلقہ فیصل آباد میں کمپیوٹر آپریٹر و مبتدی رفیق سفیان کی بیٹی وفات پا گئی۔
برائے تعزیت: 0349-7345014

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمَا وَارْحَمْهُمَا وَأَدْخِلْهُمَا فِيْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمَا حِسَابًا يَّسِيْرًا

رمضان المبارک کا استقبال اور ہماری ذمہ داری

مفتی محمد صادق حسین قاسمی

بہت جلد نیکیوں کا موسم بہار ماہِ رمضان المبارک ہم پر سایہ فگن ہونے والا ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور عنایتوں والا مہینہ جلوہ گر ہونے والا ہے، عبادت اور اطاعت کا نورانی ماحول چھانے والا ہے، رمضان المبارک مہمان بن کر آتا ہے اور اس کا اکرام کرنے والے اور قدر دانی کرنے والے کو انعامات الٰہی سے نواز کر جاتا ہے، اسی لیے اس مہینہ کی آمد کا انتظار ہر مسلمان کو رہتا ہے، اور جس کی آمد سے ہر ایک کو بے پناہ خوشی و مسرت ہوتی ہے اور ممکن بھر اس کی قدردانی کی فکر لاحق ہوتی ہے اس مہینہ کا انتظار خود نبی کریم ﷺ کو رہتا اور آپ رجب کے مہینہ سے اپنی دعاؤں میں اس کا اضافہ فرماتے کہ: ((اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ رَجَبَ وَ شَعْبَانَ وَ بَلِّغْنَا رَمَضَانَ)) (مسند احمد) ’’اے اللہ! ہمارے لیے رجب وشعبان میں برکت عطا فرمایا اور رمضان کے مہینہ تک ہمیں پہنچا۔‘‘

آپ ﷺ یہ دعا بھی فرماتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ سَلِّمْنِیْ لِرَمَضَانَ وَسَلِّمْ رَمَضَانَ لِیْ وَتَسَلَّمْہُ مِنِّیْ مُتَقَبَّلًا)) (الدعاء للطبرانی) ’’اے اللہ! مجھے رمضان کے لیے اور رمضان کو میرے لیے صحیح سالم رکھیئے اور رمضان کو میرے لیے سلامتی کے ساتھ قبولیت کا ذریعہ بنا دیجئے۔‘‘ رمضان المبارک کے پیشِ نظر آپ ﷺ شعبان کے مہینہ میں عبادتوں کا اہتمام دیگر مہینوں کے مقابلے میں زیادہ فرماتے اور رمضان المبارک کی تیاری کا عملی نمونہ پیش فرماتے۔ نبی کریم ﷺ نے اس مہینہ کی عظمت اور اہمیت ہی کی بنیاد پر اس کی آمد سے پہلے شعبان کے آخری ایام میں حضرات صحابہ کرام ؓ کو جمع فرما کر اس کی فضیلت بیان کی اور اس کی خصوصیتوں کو بیان فرمایا، اور ایک عظیم الشان خطبہ دے کر اس کی اہمیت اور عظمت کو اجاگر کیا۔

خطبۂ نبوی ﷺ:

حضرت سلمان فارسی ؓ روایت کرتے ہیں کہ: شعبان کی آخری تاریخ کو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک خطبہ دیا اور اس میں فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک عظمت اور برکت والا مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے اس مہینے میں ایک رات ہے (شبِ قدر) ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس مہینے کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے ہیں اور اس کی راتوں میں قیام (تراویح) کو غیر فرض (یعنی سنت) کیا، جو شخص اس مبارک مہینے میں اللہ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لیے کوئی غیر فرض عبادت کرے گا تو اس کا ثواب دوسرے زمانے کی فرض نیکی کے برابر ملے گا اور اس مہینے میں فرض نیکی کا ثواب دوسرے زمانہ کے ستر فرضوں کے برابر ملے گا، یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ یہ ہمدردی وغم خواری کا مہینہ ہے اور یہی وہ مہینہ ہے جس میں مومن بندوں کے رزق میں اضافہ کر دیا جاتا ہے، جس نے اس مہینہ میں کسی روزہ دار کو (اللہ کی رضا اور ثواب حاصل کرنے کے لیے) افطار کرایا تو یہ اس کے لیے گناہوں کی مغفرت اور دوزخ کی آگ سے آزادی کا ذریعہ ہوگا اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب دیا جائے گا بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کمی کی جائے۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ! ہم میں ہر ایک کو تو افطار کرانے کا سامان میسا نہیں ہوتا تو (غریب لوگ اس عظیم ثواب سے محروم رہیں گے؟) آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی دے گا جو ایک کھجور یا دودھ کی تھوڑی سی لسی پر یا صرف پانی ہی کے ایک گھونٹ پر کسی کا روزہ افطار کرا دے۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ اس مبارک مہینہ کا پہلا حصہ رحمت ہے، درمیانی حصہ مغفرت ہے، اور آخری حصہ دوزخ کی آگ سے آزادی ہے۔ جو آدمی اس مہینے میں اپنے غلام وخادم کے کام میں ہلکا پن اور کمی کر دے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا اور اس کو دوزخ سے رہائی اور آزادی دے گا، اور اس مہینہ میں چار چیزوں کی کثرت رکھا کرو جن میں دو چیزیں ایسی ہیں جس کے ذریعہ تم اپنے رب کو راضی کر سکتے ہو، اور دو چیزیں ایسی ہیں جن سے تم کبھی بے نیاز نہیں ہو سکتے وہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے، اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کا سوال کرو اور دوزخ سے پناہ مانگو، اور جو کوئی کسی روزہ دار کو پانی سے سیراب کرے اس کو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) میرے حوض (کوثر) سے ایسا سیراب کرے گا جس کے بعد اس کو کبھی پیاس ہی نہیں لگے گی یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جائے۔

(صحیح ابن خزیمہ شعب الایمان للبیہقی)

خطبۂ نبوی کی جھلکیاں:

رمضان المبارک کی آمد سے قبل نبی کریم ﷺ نے یہ خطبہ دیا اور اس کے ذریعہ آپؐ نے درحقیقت صحابہ کرام ؓ کو استقبالِ رمضان کا حقیقی تصور پیش کیا اور رمضان المبارک کی نہ صرف اہمیت اور فضیلت بیان کی بلکہ حقیقی استقبال کی فکروں کو بیدار کیا اور رمضان المبارک کے لیے ہمہ تن تیار رہنے اور اس کے لیے اپنے معمولات میں ان تمام چیزوں کو داخل کرنے کی تعلیم دی جس مقصد کے لیے رمضان آتا ہے، عبادت تو ایک مسلمان سال بھر اپنی بساط بھر کرتا ہے لیکن رمضان المبارک چونکہ خالصتاً عبادتوں کا موسم اور نیکیوں کا سیزن ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے عبادتوں کے اجر وثواب میں اضافہ اور زیادتی کی جاتی ہے، نوافل کو فرض کا ثواب اور فرائض کا ثواب ستر درجہ بڑھا دیا جاتا ہے اس کو بیان کیا اور ایمان والوں کے ذہن ودل میں یہ بات بٹھا دی کہ رمضان المبارک کے استقبال کے لیے اپنے آپ کو عبادت کے لیے فارغ کرنا اور طاعات میں سرگرداں ہو جانا ضروری ہے، اسی طرح آپ ﷺ نے استقبالِ رمضان کے موقع پر حضرات صحابہ کرام ؓ کو فرمایا کہ یہ ہمدردی وغم خواری کا مہینہ ہے، بدنی عبادتوں کے لیے تیار ہونے کے ساتھ ساتھ، ایثار و ہمدردی کے خوابیدہ جذبات کو بھی بیدار کرنا اور انسانوں کی خیر خواہی والی صفات سے بھی آراستہ ہونے کی آپ نے تلقین فرمائی، اس کے لیے آپ ﷺ نے صحابہ کرام ؓ کے استفسار پر طریقہ بھی بتا دیا کہ اس عمل کو انجام دینے کے لیے کوئی لمبی چوڑی دعوت ضروری نہیں بلکہ ایک کھجور، لسی یا پانی کا ایک گھونٹ ہی کیوں نہ ہو لیکن مسلمان کو اس راہ بھی نیکیاں کمانے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے

آمادہ ہونا ضروری ہے، تبھی جا کر وہ رمضان المبارک کی حقیقی قدردانی کرنے والا شمار ہوگا۔ روزہ انسان کی اس سلسلہ میں بہترین تربیت کرتا ہے اور حقیقی روزہ دار ایثار وہمدردی سے مزین ہوگا اور اسے سارے انسانوں کے تئیں ہمدردی پیدا ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ مہینہ صبر کی تربیت کا ہے کیونکہ اس میں روزہ کی شکل مسلمان لمبے وقت کے لیے اپنے تقاضوں اور خواہشات کو قربان کرتا ہے اور رضائے الٰہی کے حصول کے لیے حلال و جائز چیزوں کو بھی ترک کردیتا ہے۔ اس کے ذریعہ آپ ﷺ نے برداشت وتحمل کے مزاج کو حاصل کرنے کی تعلیم دی کہ جس کے بغیر اس عظیم عبادت کی انجام دہی دشوار ہوجاتی ہے۔ اس خطبہ کے آخر میں نبی کریم ﷺ نے نہایت اہم چیز کی طرف توجہ دلائی اور رمضان المبارک میں اس کے حصول کو ضروری قرار دیا اور یہ سکھایا کہ رمضان المبارک کے بابرکت اوقات کو اور قیمتی لمحات کو ان چیزوں کی طلب اور دعا میں میں گزارنا چاہیے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس ماہِ مبارک میں دو چیزیں ایسی ہیں کہ اس کی ضرورت سے کوئی بندہ مستغنی نہیں، ہر ایک اس کا حاجت مند اور طلب گار ہے ان میں سے ایک جنت کی طلب اور جہنم سے پناہ کی دعائیں اور التجائیں ہیں، رمضان کے مبارک ماحول میں اس فکر میں رہنا ضروری ہے کہ کسی طرح رمضان انسان کو جنت تک پہنچادے اور جہنم سے محفوظ کردے، اس کو خداوند قدوس سے مانگنا اور حاصل کرنا ہے۔ اگر اس مبارک مہینہ میں بھی انسان کے لیے جنت کا فیصلہ نہ ہوجائے اور جہنم سے نجات کا اعلان نہ ہوجائے تو بلاشبہ سب سے بڑا شقی القسمت اور بدنصیب ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے اس مہینہ کو انسانوں کی مغفرت کا مہینہ قرار دیا اور اس انسان کو بدنصیب فرمایا وہ رمضان تو پائے اور اپنی مغفرت نہ کروالے، اسی لیے آپؐ نے رمضان کے آنے سے پہلے اس اہم ترین سعادت کے حصول کے لیے تیار ہوجانے کی ترغیب دلائی۔ اور اس کے ساتھ آپؐ نے رمضان کے مبارک لیل ونہار کو فضول گپ شپ، لایعنی مشاغل، تضیع اوقات کے بجائے کارآمد بنانے کا نسخہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اس مہینہ کو کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت کرنی چاہیے اور اپنی زبان کو غیر ضروری باتوں سے بچاتے ہوئے ذکر اللہ کی کثرت میں تر رکھنے کا حکم دیا۔ اس خطبہ میں آپ ﷺ نے رمضان کی حقیقت بھی بیان کردی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی تقسیم کے انداز سے بھی آگاہ کردیا کہ اس مہینہ کا پہلا عشرہ رحمتوں کا ہے انسان کو رحمت الٰہی کے حصول میں منہمک رہنا چاہیے۔ دوسرا عشرہ مغفرت کا ہے اس میں مغفرت اور بخشش کی دعاؤں کا التزام رکھنا چاہیے۔ اس کا آخری عشرہ جہنم کی آگ سے خلاصی اور چھٹکارہ پانے کا ہے لہٰذا ان چیزوں کو پیشِ نظر رکھ کر عبادتوں کی تیاری کرنے اور اپنے ذہن ودل کو تیار کرنے کے لیے آپ ﷺ نے یہ نہایت بلیغ اور عظیم خطاب فرماکر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس جانب سے متوجہ کیا۔

استقبالِ رمضان اور اعمال کی فکر:

نبی کریم ﷺ نے اور بھی بعض خطبات آمدِ رمضان سے قبل دیئے جس میں آپ ﷺ نے مختلف انداز میں رمضان المبارک کی عظمت کو بیان کیا اور اس کی قدردانی کی بھرپور رغبت دلائی۔ چنانچہ ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ: تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آرہا ہے پس تم اس کے لیے تیاری کرو اور اپنی نیتوں کو صحیح کرو اور اس کا احترام اور تعظیم کرو، اس لیے کہ اس مہینہ کا احترام اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت عظیم احترام والی چیزوں میں سے ہے، لہٰذا اس کی بے حرمتی مت کرو، اس لیے کہ اس مہینہ میں نیکیوں اور برائیوں دونوں (جزاء وسزا) کی میں اضافہ کردیا جاتا ہے۔ (کنز العمال)

نبی کریم ﷺ نے اس میں احترام رمضان کی شدید ضرورت کو بیان کیا، ہمارے ذہنوں میں یہ بات تو ہے کہ اس میں نیکیوں کا اجر وثواب بڑھا دیا جاتا ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس عظیم مہینہ میں اگر نافرمانی کی جائے اور شریعت کی تعلیمات کی مخالفت کی جائے تو سزا میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے۔ اس طرح نبی کریم ﷺ نے انسانوں کو اپنے اعمال کی فکر میں رہنے اور بے احترامی والے کاموں سے احتراز کرنے کی تاکید کی۔

اہتمامِ رمضان اور اکابرین:

رمضان المبارک کا استقبال اور اس کی آمد سے قبل اس کی حقیقی تیاریوں کا اہتمام بزرگانِ دین میں خاص طور پر پایا جاتا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے جس انداز میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذوق اور جذبات کو پروان چڑھایا، اس کے اثرات امت میں پے درپے منتقل ہوتے گئے اور امت کے صلحاء اور اتقیاء نے اپنے اپنے ظرف کے مطابق اس مبارک مہینہ کی قدردانی کرکے ایک عملی نمونہ انسانوں کو دیا۔ آمدِ رمضان سے پہلے ہی وہ اپنی ذمہ داریوں کا جائزہ لے کر اپنے اوقات کو فارغ کرلیتے تاکہ زیادہ سے زیادہ وقت عبادات میں گزرے اور پورے شوق وانہماک کے ساتھ اعمال کو انجام دیا جاسکے۔ شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ لکھتے ہیں کہ: ''حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ کے یہاں تو رمضان المبارک کا مہینہ دن ورات تلاوت ہی کا ہوتا تھا کہ اس میں ڈاک بھی بند اور ملاقات بھی ذرا گوارا نہ تھی، بعض مخصوص خدام کو صرف اتنی اجازت تھی کہ تراویح کے بعد جتنی دیر سادی چائے کے ایک دو فنجان نوش فرمائیں اتنی دیر حاضر خدمت ہوجایا کریں''۔ (فضائلِ رمضان:7)

شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ کے بارے میں نقل فرماتے ہیں کہ: رمضان المبارک میں مولانا کی خاص حالت ہوتی تھی اور دن رات عباداتِ خداوندی کے سوا کوئی کام ہی نہ ہوتا، دن کو لیٹتے اور آرام فرماتے لیکن رات کا اکثر حصہ بلکہ تمام رات قرآن مجید سننے میں گزار دیتے۔ (اکابر کا رمضان)

ماضی قریب کے اکثر بزرگانِ دین اور اکابرین کی رمضان المبارک میں یہی کیفیت ہوتی وہ مکمل خود کو فارغ کرلیتے اور دل وجان سے عبادات وطاعات میں مشغول ہوجاتے۔ اس طرح ان حضرات نے رمضان المبارک کی قدر کی اور نیکیوں سے دامن کو بھرا اور انعامات الٰہی کے حق دار بن کر دنیا سے رخصت ہوئے۔

استقبالِ رمضان اور نظام الاوقات:

استقبالِ رمضان صرف یہی نہیں ہے کہ چند جلسے سن لیئے اور کچھ بیانات میں شرکت ہوگئی بلکہ رمضان المبارک کا حقیقی استقبال یہ ہے کہ اس آنے والے مبارک مہینہ کے لیے اپنے روز کے نظام العمل میں کچھ تبدیلی لائیں، مصروفیات اور مشغولیات سے وقت کو فارغ کرنے کا نظم بنائے، کیونکہ دنیا میں کوئی کام بغیر نظام العمل کے بحسن وخوبی پائے تکمیل کو نہیں پہنچتا تو عبادات کا نظام بغیر نظم وضبط کے کیسے قابو میں آسکتا ہے؟ اس لیے اس کے واسطے ہر مسلمان کو رمضان المبارک کی آمد سے قبل ہی اپنے معمولات کا ایک جائزہ لینا ضروری ہے، اور لایعنی وفضول کاموں سے اجتناب کرتے ہوئے رمضان لمبارک کا نظام العمل ترتیب دینا چاہیے تاکہ سلیقہ وسہولت کے ساتھ وقت کی رعایت و پابندی کے ساتھ رمضان المبارک کو گزارا جائے اور عبادتیں انجام دی جائیں۔ مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ فرماتے ہیں کہ: میرے والد ماجد حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ رمضان کا استقبال اور اس کی تیاری یہ ہے کہ انسان پہلے یہ سوچے کہ میں اپنے روزمرہ کے کاموں

میں سے مثلاً تجارت، ملازمت، زراعت وغیرہ کے کاموں میں سے کن کن کاموں کو مؤخر کرسکتا ہوں، ان کو مؤخر کر دے، اور پھر ان کاموں سے جو وقت فارغ ہو اس کو عبادت میں صرف کرے۔ (اصلاحی خطبات: 10/57) اس طرح اگر رمضان لمبارک کا استقبال ہو تو پھر واقعی ہر مومن نیکیوں کو سمیٹنے اور اعمال کو انجام دینے میں اس قدر مصروف ہوگا کہ اسے بے کار اور لایعنی امور میں پڑنے اور وقت کو غیر ضروری چیزوں میں ضائع کرنے کا موقع ہی نہیں ملے گا۔

ہماری ذمہ داری:

رمضان لمبارک کی قدر ومنزلت اور اس کے استقبال سے متعلق یہ چند باتیں ذکر کی گئیں، اصل یہ ہے کہ ہمیں اس بارے میں فکر مند ہونا چاہیے کہ آج کل جس طرح ہم رواجی انداز میں رمضان کو خوش آمدید کہتے ہیں اور اس کی آمد پر مسرت کا اظہار کرتے ہیں لیکن رمضان کے چند دن گزرنے بھی نہیں پاتے کہ بے احترامی اور ناقدری کا معاملہ شروع ہوجاتا ہے، ابتدا میں مسجدیں مصلیوں سے بھریں ہوئی نظر آتی ہیں بلکہ بعض اوقات تنگ دامنی کا شکوہ کرتی ہیں مگر جوں ہی کچھ دن گزرنے نہ پاتے ہیں کہ تعداد میں کمی اور شوق وذوق میں انحطاط شروع ہوجاتا ہے یہ اس وجہ سے ہے کہ ہم نے رمضان کی حقیقی قدر نہیں جانی اور جس انداز میں اس میں عبادتوں کو انجام دینا تھا اس سے ہم غافل رہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ رمضان کیا چیز ہے تو میری امت یہ تمنا کرے گی کہ سارا سال رمضان ہی ہوجائے۔ (فضائل الاوقات للبیہقی) اس لیے رسمی اور رواجی مزاج کو ختم کرتے ہوئے ایک نئے انداز میں اور مکمل شوق واحترام کے ساتھ رمضان المبارک کا استقبال کرنے کی ضرورت ہے کہ جو رمضان کے ختم ہونے تک کمزور نہ ہونے پائے، اس کے لیے مکمل لائحہ عمل بنانے کی ضرورت ہے کہ:

☆ عبادت کا اہتمام کیا جائے، فرائض کے ساتھ نماز تراویح مکمل ادا کی جائے، سنتوں اور نوافل کا التزام ہو۔

☆ تلاوت قرآن کریم کا پورے اہتمام سے معمول بنایا جائے۔

☆ تسبیحات وذکر کو بھی نظام العمل میں داخل کیا جائے۔

☆ رمضان میں دعائیں قبول ہوتی ہیں، پورے خلوص کے ساتھ دعاؤں کا معمول بنایا جائے۔

☆ جھوٹ، غیبت، چغل خوری وغیرہ سے اجتناب کیا جائے۔

☆ گناہوں سے بچنے کا اور نافرمانی والے کام انجام دینے سے بچا جائے۔

استغفار کی کثرت ہو

اوقات کو ضائع ہونے اور لایعنی کاموں میں لگنے سے اپنے آپ کو بچایا جائے۔

حسبِ حیثیت صدقہ وغیرہ کا اہتمام کیا جائے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک طریقوں کو جان کر عمل کرنے کی کوشش کی جائے۔

دینی کتابوں کا مطالعہ اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کی جائے وغیرہ وغیرہ۔ (ماہِ رمضان کے فضائل واحکام)

ان چیزوں اور اس کے علاوہ دیگر اور بھی تعلیمات پر عمل پیرا ہوکر رمضان المبارک کا استقبال کیا جائے تو ان شاء اللہ رمضان کی خیر وبرکات اور اس کی سعادتوں سے ہر اہلِ ایمان بہرہ ور ہوگا، اور رمضان مسلمانوں کی زندگیوں کو سدھارنے کا ذریعہ بنے گا۔ اللہ کے جو بندے رمضان کی قدر کرتے ہوئے اس کو گزارتے ہیں وہ رحمت الٰہی سے اپنے دامن کو بھر لیتے ہیں اور ان کی زندگیاں انقلاب کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں رمضان المبارک کی صحیح قدر کرنے کی توفیق دے تا کہ ہم اس ماہ مبارک میں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہوجائیں۔ آمین یارب العالمین ❁❁❁

ماہ صیام

روزہ کے احکام

فرید اللہ مروت

روزہ کے لئے عربی میں ''صوم'' کا لفظ استعمال ہوا ہے، جس کے لغوی معنی ''رکنے'' کے ہیں۔ اصطلاح میں اس سے مراد'' طلوع فجر سے غروب آفتاب تک روزہ توڑنے والی چیزوں سے بچے رہنا' پرہیز کرنا۔'' نماز کی طرح روزہ بھی تمام انبیاء علیہم السلام کی شریعت میں فرض رہا ہے: ''اے مسلمانوں تمہارے اوپر روزہ فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے کی امتوں پر فرض کیا گیا تھا''۔ (البقرۃ:183)

پچھلی جتنی امتیں گزری ہیں' سب روزے رکھتی تھیں جس طرح امت محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام رکھتی ہے۔ البتہ روزے کے احکام، تعداد اور روزے رکھنے کے زمانے میں مختلف شریعتوں کے درمیان فرق رہا ہے۔ یہاں ہم احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں مختصراً روزے کے احکام بیان کرتے ہیں:

☆ ماہ رمضان کا آغاز 29 شعبان کو چاند نظر آنے یا شعبان کے تیس دن مکمل ہونے سے ثابت ہوجاتا ہے (صحیح بخاری)

☆ روزہ ہر بالغ' عاقل' مقیم اور روزہ کی طاقت رکھنے والے مسلمان پر فرض ہے۔

☆ چاند دیکھ کر پڑھی جانے والی مسنون دعا ((اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَ رَبُّکَ اللّٰہُ)) (ترمذی) ''اے اللہ! یہ چاند نکال ہم پر ساتھ امن وایمان اور سلامتی اور اسلام کے' (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔''

☆ فرض روزے کی نیت فجر سے قبل کرنا ضروری ہے۔ (ابوداوٗد)

☆ نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔ روزے کی نیت کی معروف دعا وَ بِصَوْمِ غَدٍ نَوَیْتُ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ کے الفاظ غیر مسنون ہیں۔

☆ سحری کھاتے ہوئے اذان ہوجائے تو اس کے بعد کھانا پینا جائز نہیں۔

☆ افطار جلدی کرنا مسنون ہے۔ چنانچہ غروب آفتاب ہوتے ہی روزہ افطار کرلینا چاہیے۔ (متفق علیہ)

☆ افطاری کی دعا ((اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَ عَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ)) (ابوداوٗد) ''اے اللہ! آپ کے لئے میں نے روزہ رکھا اور آپ کے رزق پر ہی اس کو افطار کرتا ہوں۔''

☆ کسی روزہ دار کو روزہ افطار کروانے سے روزہ رکھنے کے برابر اجر وثواب ملے گا۔ (ترمذی)

☆ جو روزہ افطار کروائے اسے یوں دعا دیں:

((اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلَائِکَۃُ)) (ابوداوٗد) ''اللہ کرے (اسی طرح) تمہارے ہاں روزہ دار روزہ کھولیں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے

تمہارے لئے دعائے رحمت کریں۔''

☆ روزہ کی حالت میں مسواک کرنا سنت سے ثابت ہے۔(صحیح بخاری)

☆ آنکھ میں سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (صحیح بخاری)

☆ ناک میں دواڈالنے سے دواحلق میں یا معدہ تک پہنچ جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔(صحیح بخاری)

☆ گرمی کی شدت سے روزہ دار غسل یا کلّی کر سکتا ہے۔(ابوداؤد)

☆ روزے کی حالت میں وضو کرتے وقت ناک میں اس طرح پانی ڈالنا کہ حلق تک پہنچنے کا اندیشہ ہو جائز نہیں۔ (ترمذی)

☆ نکسیر، استحاضہ اور اس جیسا دوسرا خون نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، صرف حیض و نفاس کے خون سے روزہ ٹوٹے گا خواہ دن کے کسی حصے میں ہو۔(بخاری)

☆ روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے جاسکتے ہیں۔ (بخاری)

☆ عمداً قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، البتہ کسی کو خود بخود قے آجائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔(ابوداؤد)

☆ بوقت ضرورت کھانے کا ذائقہ چکھنے میں کوئی حرج نہیں، طریقہ یہ ہے کہ زبان کے کنارے پر رکھ کر چکھیں، حلق تک نہ جانے دیں۔(بخاری)

☆ ایسا انجکشن جو بطور دوا لگوایا جائے اور وہ کھانے پینے یا غذا کا بدل نہ ہو، بطور علاج مریض کے پٹھے یا نس میں لگایا جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆ بھول کر کھا پی لیں تو روزہ صحیح ہوگا لیکن یاد آتے ہی فوراً ہاتھ روک لینا واجب ہے حتیٰ کہ منہ کا لقمہ یا گھونٹ بھی اُگل دینا ضروری ہے۔(بخاری)

☆ جس نے جان بوجھ کر کھا پی لیا اس پر کفارہ اور روزے کی قضا واجب ہے۔

☆ روزہ میں تھوک نگلنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔(بخاری)

☆ دانت سے خون نکلنے سے روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا، مگر خون نگلنے سے پرہیز کریں۔

☆ روزہ دار کو خوشبو لگانا اور سونگھنا جائز ہے۔

☆ روزہ دار روزہ کی حالت میں بغلوں اور زیر ناف بال صاف کر سکتا ہے۔

☆ جو شخص بڑھاپے یا ایسی بیماری کی وجہ سے جس سے صحت کی امید نہیں روزہ نہ رکھ سکے تو وہ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔(دارقطنی)

☆ جو شخص بیمار تھا پھر شفایاب ہوگیا۔ قضا کی طاقت رکھتے ہوئے بھی قضا نہ کی اور موت آگئی تو اس کے قضا روزوں کا فدیہ اس کے وارثوں کے ذمے ہے۔(متفق علیہ)

☆ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لئے روزہ رکھنا مشقت کا باعث ہو تو روزہ نہ رکھے، البتہ فوت شدہ روزوں کی قضا واجب ہوگی۔(متفق علیہ)

☆ مسافر کے لیے مطلقاً روزہ نہ رکھنا افضل ہے لیکن بحالت سفر روزہ رکھ لے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ سفر کی حالت میں نبی کریم ﷺ سے روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں ثابت ہیں۔ البتہ گرمی کی شدت اور مشقت دوچند ہو تو مسافر کے لیے روزہ نہ رکھنا متعین ہو جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

☆ رمضان میں روزہ کی حالت میں شوہر اپنی بیوی سے زبردستی جماع کر لے تو بیوی کا روزہ صحیح ہوگا اور اس پر کوئی کفارہ نہیں، البتہ شوہر گناہ گار ہوگا، نیز شوہر پر اس دن کے روزے کی قضا اور کفارہ لازم ہوگا۔ کفارہ کے لیے وہ ایک غلام آزاد کرے۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو مسلسل دو مہینے روزے رکھے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔(متفق علیہ)

☆ ذہن میں شہوت کا تصور کیا اور منی خارج ہوگئی یا سوتے میں احتلام ہو گیا تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا۔ (بخاری)

☆ مذی نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا (غلبۂ شہوت کی وجہ سے نکلنے والے سفید لیس دار مادہ کو مذی کہتے ہیں) (بخاری)

☆ رمضان میں قرآن مجید کی تلاوت کرنا اور اس کا دہرانا مسنون ہے۔(متفق علیہ)

☆ رمضان میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا سنتِ رسول ﷺ ہے۔(متفق علیہ)

☆ رمضان کے آخری دس دنوں میں اپنے اہل وعیال کو عبادت کے لیے خصوصی ترغیب دلانا نبی کریم ﷺ کی سنت پر عمل کرنا ہے۔(متفق علیہ)

☆ رمضان کی انتہائی قدر و منزلت والی رات لیلۃ القدر کی برکتوں سے محروم رہنے والا بدنصیب ہے۔ (ابن ماجہ)

☆ لیلۃ القدر کی تلاش رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں کرنی چاہئے۔(بخاری)

☆ لیلۃ القدر کی دعا: ((اللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی))''اے اللہ بے شک تو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔''

☆ رمضان میں مسجد میں اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ کفایہ ہے اور اس کی مدت دس دن ہے۔(متفق علیہ)

☆ عورتوں کو بھی اعتکاف کرنا چاہئے۔(مسلم)

☆ روزے کی حالت میں غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، گالی دینا، لڑائی جھگڑا کرنا ناجائز امور ہیں۔(بخاری)

☆ حالت روزہ میں بے ہودہ، فحش اور جہالت کے کام یا گفتگو کرنا منع ہے۔(ابن خزیمہ)

☆ صدقہ فطر ہر اس شخص پر فرض ہے جو صاحب نصاب ہو۔

☆ صدقہ فطر نماز عید سے پہلے ادا کرنا چاہیے۔(مسند احمد)

☆ صدقہ فطر کی مقدار ایک صاع ہے جو اڑھائی یا پونے تین کلوگرام غلہ کی قیمت کے برابر ہے۔(مسند احمد)

☆ فرض روزوں کی قضا آئندہ رمضان سے قبل کسی بھی وقت ادا کی جاسکتی ہے۔(متفق علیہ)

☆ رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنا مستحب ہے۔(صحیح مسلم)

ماہِ رمضان المبارک کے دوران تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام ملک بھر میں

دورۂ ترجمہ قرآن و خلاصۂ تعلیمات قرآن

کے پروگراموں کی فہرست

دورۂ ترجمہ قرآن، حلقہ لاہور شرقی

مقام	مدرس
مرکز نور السبیل نادر آباد لاہور کینٹ، لاہور کینٹ 0324-4266470	ڈاکٹر عثمان خالد
سبحان شادی ہال شاد باغ، شمالی لاہور 0334-4216116	شہباز احمد شیخ
شالیمار میرج گارڈن باغبانپورہ، گڑھی شاہو 0334-4336130	ڈاکٹر حسیب اسلم
مسجد نور الھدیٰ فیروز والا، شاہدرہ 0314-4075722	نعیم اختر عدنان
نور محل بینکویٹ ہال، فیروز پور روڈ 0321-8477002	شیر افگن
سدا بہار مارکی غازی روڈ، ڈی ایچ اے 0300-8450098	اعجاز لطیف

خلاصۂ مضامینِ قرآن، لاہور شرقی

مقام	مدرس
جامع مسجد عبید الرحمن اردو بازار، اندرون شہر 0322-4288073	مجیب الرحمن
مسجد تاج آرکیڈ جیل روڈ، اندرون شہر 0322-4288073	شکیل احمد
مسجد ڈیرہ چاہل، لاہور کینٹ 0321-4266470	اقبال کمال

دورۂ ترجمہ قرآن، حلقہ فیصل آباد

مقام	مدرس
قرآن اکیڈمی سعید کالونی نمبر 2 مدینہ ٹاؤن کینال روڈ فیصل آباد 0333-6535344	ڈاکٹر عبد السمیع
سیون سیز بینکویٹ بالمقابل حمید پیلس گیٹ چوک ستیانہ روڈ فیصل آباد 3007260041	فیضان حسن جاوید
قرآن اکیڈمی لالہ زار کالونی 2 ٹوبہ روڈ جھنگ صدر 3336729758	عبداللہ ابراھیم
رائل مارکی دار السکینہ گوجرہ روڈ جھنگ	عبداللہ اسماعیل
رحمن مسجد جھمرہ روڈ بالمقابل مین بازار منصور آباد فیصل آباد 7997862-0300	محمد رشید عمر
الھدیٰ مسجد گلی نمبر 11 احمد آباد نزد گلستان کالونی نمبر 1 فیصل آباد 3339925303	فیصل افضل
نزد بڑی مسجد گھونہ شرقی ملت روڈ فیصل آباد 0300-0667103	ویڈیو لیکچر بانیٔ محترم
379 سی ملت ٹاون فیصل آباد 3046674258	ویڈیو لیکچر بانیٔ محترم
پی-17 زینت بلاک مسلم ٹاون فیصل آباد 3007910736	ویڈیو لیکچر بانیٔ محترم
پی-161 سی بلاک، نزد فریدیہ چوک، غلام محمد آباد فیصل آباد 3007607672	ویڈیو لیکچر بانیٔ محترم
طارق روڈ قائم پورہ بلمقابل انبالہ سوئیٹس فیصل آباد 3040822527	ویڈیو لیکچر بانیٔ محترم
دفتر تنظیم اسلامی علی ٹاون جڑانوالہ روڈ فیصل آباد 3335772414	ویڈیو لیکچر بانیٔ محترم

خلاصۂ مضامینِ قرآن، حلقہ فیصل آباد

مقام	مدرس
طوبیٰ مسجد شالیمار ٹاؤن گوجرہ روڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ 3046836071	پروفیسر خلیل الرحمن
سمن آباد فیصل آباد 3344055563	محمد فرقان اقبال
قباء مسجد نزد دستگیر ہسپتال ننکانہ روڈ شاہکوٹ 0321-7642815	ڈاکٹر غلام دستگیر
اتفاق مسجد مدینہ ٹاؤن فیصل آباد 3216698832	عبدالرزاق
عثمانیہ مسجد علی ٹاؤن سرگودھا روڈ فیصل آباد 0321-7975653	عدنان نوشیر

دورۂ ترجمہ قرآن، حلقہ گوجرانوالہ

مقام	مدرس
مسجد نمرہ سوئی گیس لنک روڈ گوجرانوالہ، حلقہ گوجرانوالہ 0334-4600937	علی جنید میر
مسجد تقویٰ مرکز تنظیم اسلامی متصل پولیس چوکی گرین ٹاؤن گجرات، گجرات تنظیم 0300-6226033	محمد عبدالرحمٰن
مسجد المصطفیٰ مرکز تنظیم اسلامی گھنیاں روڈ پھالیہ، منڈی بہاؤالدین تنظیم 0336-9068600	بذریعہ ویڈیو
مسجد احیائے دین ہنٹر پورہ روڈ سیالکوٹ، سیالکوٹ تنظیم 0333-8707374	محمد نعیم صفدر بھٹہ
ڈسکہ شہر، ڈسکہ تنظیم 0345-6867123	مبشر ریاض
جاگے چیمہ، ڈسکہ تنظیم 0300-6407540	ویڈیو پروگرام
جامع مسجد الھدیٰ چک دادن، سرفراز چیمہ 0343-6019238	بذریعہ ویڈیو

دورۂ ترجمہ قرآن، حلقہ پنجاب جنوبی

مقام	مدرس
قرآن اکیڈمی 25 آفیسرز کالونی بوسن روڈ ملتان، ملتان شمالی 0322-6187858	ڈاکٹر محمد طاہر خان
راجستھان میرج کلب ممتاز آباد وہاڑی روڈ ملتان، ممتاز آباد 0322-6187858	مرزا قمر رئیس
آئیڈیل مارکی طارق روڈ ملتان، ملتان غربی 0322-6187858	محمد شہریار خان
جامع مسجد قرطبہ گارڈن ٹاؤن شیر شاہ روڈ ملتان، ملتان کینٹ 0322-6187858	محمد سلیم اختر
مسجد ہاجرہ یاسین نزد گجر ہوٹل ٹاور والی گلی بی سی جی چوک وہاڑی روڈ ملتان، نیو ملتان 0322-6187858	محمد عرفان بٹ

میرج کلب نزد ملتان پیٹرول پمپ خانیوال روڈ ملتان Ravels، نیو ملتان 0322-6187858	احمد علی بٹ
قرآن اکیڈمی گڑھی قریشی تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ، کوٹ ادو 0322-6187858	جام عابد حسین
قرآن اکیڈمی بوسن روڈ ملتان BZU، گلگشت 0322-6187858	فاروق احمد
خواجہ میرج کلب ریلوے روڈ تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان، شجاع آباد 0322-6187858	ویڈیو ڈاکٹر اسرار احمدؒ
زینب مسجد عقب میٹرو شاپنگ مال بوسن روڈ ملتان، گلگشت 0322-6187858	جمشید الرحمن

خلاصۂ مضامین قرآن، حلقہ پنجاب جنوبی

مقام	مدرس
نور جہاں میرج کلب، شالیمار کالونی، بوسن روڈ، ملتان، ملتان شمالی 0322-6187858	انجینئر عثمان صابر
ایک مینار والی مسجد پل شوالہ محلہ فرید آباد ملتان، ملتان شہر 0322-6187858	رجب علی
جامع مسجد سلطان گھی مل/ جامع مسجد امیر معاویہ وہاڑی روڈ ملتان، ممتاز آباد 0322-6187858	محمد اسد انصاری
جامع مسجد بلال نزد یونین کونسل دفتر دائرہ بستی ٹمبر مارکیٹ وہاڑی روڈ ملتان، ممتاز آباد 0322-6187858	محمد آصف
جامع مسجد حسنین زیڈ بلاک شاہ رکن عالم کالونی ملتان، نیو ملتان 0322-6187858	محمد افضل حق
سکول، بہاولپور NEXSUS، بہاولپور 0322-6187858	ملک ندیم
جامع مسجد اکبر کالونی، بہاولپور، بہاولپور 0322-6187858	عبدالخالق ربانی
جامع مسجد مرکز تنظیم اسلامی بہاولپور، بہاولپور 0322-6187858	غلام مصطفیٰ زکریا
جامع مسجد ہاوسنگ کالونی لیہ، لیہ 0322-6187858	صادق علی چودھری
ڈاکٹر عبدالسبحان ہومیو پیتھک کالج، ماڈل ٹاؤن، ڈی۔ جی خان، ڈیرہ غازی خان 0322-6187858	علی عمران
جامع مسجد امام بخاری بدھلہ سنت، بدھلہ سنت 0322-6187858	محمد اقبال

دورۂ ترجمہ قرآن، حلقہ کراچی وسطی

مقام	مدرس
The Venue Banquet، راشد منہاس روڈ، متصل عسکری 4، گلستان جوہر کراچی 0333-2722649	انجینئر سید نعمان اختر

لعل ماسٹر اسکول، ایم سی 50، گلی نمبر 1، آصف آباد، گرین ٹاؤن، شاہ فیصل، شاہ فیصل کراچی 0302-2272390	سید وجاہت علی
طاہرہ اشرفی ہال، نزد عثمان میڈیکل کمپلیکس، شاہ فیصل کالونی نمبر 2، شاہ فیصل کراچی 0333-2392278	عمر انعام جعفری
شان مغلیہ لان، ماڈل کالونی جناح ایونیو روڈ، ماڈل ٹاؤن کراچی، 0333-3476182	سید سلیم الدین
کراچی میٹرو پولیٹن اکیڈمی، (سابقہ آکسفورڈ اسکول)، انڈس مہران، نزد فاروقی مسجد اور پرل فوڈ سینٹر، ملیر، سعود آباد کراچی 0332-2210335	محمد حسین
3 اسٹار لان، بالمقابل اسلامیہ کالج، نیو ایم اے جناح روڈ، اسلامیہ کالج کراچی 0321-2633000	فیصل منظور
پی آئی اے نرسری (PIAN) بینکوئٹ نزد ایکسپو سینٹر، بلاک 16 گلشن اقبال گلشن اقبال کراچی 0333-0398839	عزیز ظفر صدیقی
نیو سٹی لان، بلاک 2-13D، گلشن اقبال، گلشن اقبال کراچی 0333-2306854	اسامہ جاوید عثمانی
ایم سی سی لان، ملک سوسائٹی، نزد فاریہ چوک، اسکیم 33، گلزار ہجری، گلزار ہجری کراچی 0300-2288752	ڈاکٹر انوار علی
کینڈل بینکوئٹ نزد بلوچستان سجی، بلاک 17، گلستان جوہر کراچی 0321-8290465	سید یونس واجد
حسن بینکوئٹ بالمقابل زرعی ترقیاتی بینک، نزد Continental بیکری بلاک 15، گلستان جوہر کراچی 0333-2192439	راشد حسین شاہ
(KASA) لان، KESC ایمپلائز سوسائٹی، نزد رم جھم ٹاور صفورہ چورنگی، صفورہ چورنگی کراچی 0332-3794216	انجینئر محمد عثمان علی

خلاصہ مضامین قرآن، حلقہ کراچی وسطی

مقام	مدرس
کاشانہ میرج لان C گلشن حدید فیز 1 گلشن حدید کراچی 0323-2675392	فرحان اقبال
مسجد عثمان فاران کلب نزد نیشنل اسٹیڈیم، فاران کلب کراچی 0321-2008132	جلال الدین اکبر
شہنایہ لان، بلاک 7 گلشن اقبال گلشن اقبال کراچی 0334-3453195	سید فائز جمیل
جامع مسجد الفرقان، کراچی یونیورسٹی ایمپلائز سوسائٹی اسکیم 33 گلزار ہجری کراچی 0321-2008132	عبدالحفیظ
آئیڈیل ہال، مین سپارکو روڈ، نزد ڈاؤ یونیورسٹی ہسپتال، گلزار ہجری کراچی 0333-2194114	سید محمد اویس نسیم
قرآن انسٹیٹیوٹ جوہر بیسمنٹ سالکین بسیرا اپارٹمنٹ، بلاک 14 گلستانِ جوہر، گلستان جوہر کراچی 0322-2442840	وقاص مبین خان

دورۂ ترجمہ قرآن، حلقہ حیدرآباد

مقام	مدرس
مسجد جامع القرآن، گلشن سحر قاسم آباد، حیدرآباد 0333-2608043	شفیع محمد لاکھو، نذیر احمد قریشی، ذوالفقار علی شاہ
کمیونٹی سینٹر، ریونیو کالونی، فیز 2، نزد VIP فلورمل، شیدی گوٹھ قاسم آباد، حیدرآباد 0300-3012849	امجد حسین چنہ
مرینہ بینکوئیٹ، یونٹ نمبر 8، لطیف آباد، حیدرآباد 0333-2738930	فاروق ناغڑ، سعد عبداللہ
حرمین پیلس نیشنل بینک کے سامنے، ٹاور مارکیٹ، حیدرآباد 0333-7175185	محمد یاسر شیخ
قرآن اکیڈمی، فیصل فلورمل، ٹنڈو آدم، حیدرآباد 0302-3228040	مہران خان نظامانی
مجتبیٰ گارڈن، ہالا چوک، شہداد پور، حیدرآباد 0315-5231835	عبدالرحمن رند

خلاصہ مضامین قرآن، حلقہ حیدرآباد

مقام	مدرس
قرآن مرکز، نزد نادرا آفس، ہوٹل سٹی گیٹ، ہیرآباد، حیدرآباد، سینٹرل حیدرآباد 0333-7175185	محمد اسلم دھنانی
فلیٹ نمبر E-1 ملٹی، خواجہ فلیٹ، نزد مسجد الشمس و نزد آنکھوں کا ہسپتال، حیدرآباد، سینٹرل حیدرآباد 0300-3042960	محمد انور قریشی

دورۂ ترجمہ قرآن، حلقہ بلوچستان

مقام	مدرس
برائٹر بگننگ اسکول سسٹم، 71A جناح ٹاؤن بالمقابل گورنمنٹ گرلز کالج کوئٹہ، جناح ٹاؤن، کوئٹہ، بلوچستان 0321-7811114	عبدالسلام عمر

خلاصہ مضامین قرآن، حلقہ بلوچستان

مقام	مدرس
کیڈٹ ساز اکیڈمی بالمقابل گلشن کڑاہی تیل گودام طوغی روڈ کوئٹہ، بلوچستان 0333-7826364	ویڈیو امیر تنظیم

خلاصہ مضامین قرآن، حلقہ آزاد کشمیر

مقام	مدرس
جامع مسجد کیاٹ، باغ، آزاد کشمیر 0346-5242024	محمد ابراہیم

Vol. 31 Regd. C.P.L NO. 114 No.13

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore